اسلامی اقدار کا نقیب

نگرانِ اعلیٰ

مفتی محمودؒ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

ولی خان کی لندن میں حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے خلاف خفیہ سرگرمیاں صفحہ ۲ پر

حیدر آباد میں پولیس کی کھلی غنڈہ گردی صفحہ ۹ پر

۱۱ تا ۱۷ اگست ۱۹۷۹ء

قیمت ایک روپیہ پچتر پیسے

شمارہ نمبر ۳۲

نذرِ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ

ہر طرف انجمنِ عیش سجی ہو جیسے
صرف اک مردِ مسلمان کی کمی ہو جیسے

آج سنم کیوں ہے ہواؤں میں خلافِ معمول
شہر سے دور کہیں برف گری ہو جیسے

تیری کشتی ترے کردار کے گرداب میں ہے
بے عمل تیری قضا ناچ رہی ہو جیسے

خانقاہوں میں ترے دین کو ملتی ہے پناہ
وسعتِ روئے زمیں تنگ ہوئی ہو جیسے

حسنِ کردار سے روشن تھے امیدوں کے چراغ
بات یہ بادِ مخالف نے کہی ہو جیسے

جس کی موجوں نے ترائے تھے سفینے لاکھوں
آج وہ بحرِ رواں خشک ندی ہو جیسے

میری حق گوئی پہ تھا حکم کہ خاموش رہو
پھر خموشی بھی زمانے کو کھلی ہو جیسے

تم لٹاتے تو ہو شہرت کے لئے مالِ حرام
لیکن اس طرح لٹاتے ہو سخی ہو جیسے

وہ بھی دن تھے کہ جہاں تری آقائی تھی
اب غلامی ترے ماتھے پہ لکھی ہو جیسے

قومِ لوطؑ امتِ احمدؐ میں بھی شامل تو یہ
مردمی تجھ پہ تیری تھوک گئی ہو جیسے

حکمِ قرآں سے تو جبیں بہ چیں ہوتا ہے
دعوتِ حق بھی تیری دل شکنی ہو جیسے

اک طرف عافیتیں، ایک طرف خودداری
دونوں قدروں میں شب و روز ٹھنی ہو جیسے

دین کو چھوڑ کے دنیا سے کیا عہدِ وفا
اور دنیا تجھے ٹھکرا کے ہنسی رہو جیسے

اُس کی گفتار سے توحید کی بُو آتی ہے
شک تو ہوتا ہے کہ اقبال نبی ہو جیسے

اقبال کوثر انصاری
بھارت

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ — شمارہ نمبر ۳۲

جمعۃ المبارک ۱۷ تا ۲۳ رمضان ۱۳۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ — ۶۵ روپے
ششماہی — ۳۲ روپے
سہ ماہی — ۱۷ روپے

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

افغان وزیر اعظم کی پیش کش

افغانستان کے وزیر اعظم مسٹر حفیظ اللہ امین نے کابل میں قبائلی لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ افغانستان پاکستان اور ایران کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے اصول پر خوشگوار تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ نیز یہ کہ دونوں ہمسایوں سے بات چیت کے لئے تیار ہے۔

ایران سے قطع نظر افغانستان پاکستان سے بات چیت کی اس قسم کی پیش کش اس سے قبل بھی کرتا رہا ہے۔ اور پاکستان نے ہمیشہ اس کا حوصلہ افزا جواب دیا ہے اب جب کہ افغانستان کے اندرونی حالات دگرگوں ہیں۔ اور مجاہدین کابل کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ افغانستان کی یہ پیش کش غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔

افغانستان کی موجودہ سیاسی صورت حال انتہائی حد تک خراب ہو چکی ہے اور افغانستان اشتراکی لیڈر اپنے اقتدار اور سوویت سیاسی پالیسیوں کو قائم و دائم رکھنے کے لئے ہر ممکن حربہ بروئے کار لا کر مجاہدین کی کمر توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ افغانستان کے حالات اور برصغیر جنوبی ایشیا کی سیاسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ اس علاقے میں روسی اثر و رسوخ کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔

بھارت کی سیاست بھی افراتفری اور ناپائیدار سیاسی جوڑ توڑ کا شکار رہے غالب امکان یہ ہے کہ بھارت کی موجودہ چرن سنگھ حکومت محض چند ماہ تک زمام حکومت کے مزے لوٹ سکے گی۔

۱۹۷۷ء میں اندرا گاندھی کی پارلیمنٹ میں شکست سے بھارت حیرت انگیز طریقہ پر جنتا پارٹی کی صورت میں پارلیمانی نظام کی ساکھ بحال رکھنے میں جان توڑ کوشش کر رہا تھا جنتا پارٹی کی اندرونی نوک جھوک اور ہوس اقتدار نے بھارت ایسی بدعم خویش سب سے بڑی جمہوریت کا "سومنات" ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر منہدم کر دیا۔ چرن سنگھ بلاشبہ اشتراکیت کی طرف مائل ہیں۔ مگر اُن کے حلیف روسی اثر و رسوخ کو کسی طور بھی قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

ادھر ایران میں جب سے اسلامی انقلاب برپا ہوا ہے۔ نہ صرف مغربی ممالک ہی بلکہ روس اور روس نواز حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ ان حلقوں کی حتی الوسع کوشش ہے۔ کہ یہ انقلاب ناکام ہو جائے۔ اور پھر روس اشتراکیوں کو تخت پر لانے کی سعی کرے اور مغربی ممالک خصوصاً امریکہ اپنے مفادات اور تیل کے کنوؤں پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنی من پسند قیادت لائے۔

پاکستان اور ایران میں اسلام کے نفاذ کے لئے تحاریک کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے۔ مغربی حلقے اور روس انگشت بدنداں ہیں کہ یہ دونوں ان کے دام سے نکل گئے ہیں۔ اور اب افغانستان بھی نکلا جا رہا ہے۔ ان صورتوں میں روس اپنی خارجہ پالیسی میں سختی کی بجائے کچھ نرمی کر رہا ہے۔ تا کہ ان دونوں مخصوص دونوں ملکوں سے اپنے تعلقات میں بہتری پیدا کر کے ان کی نظر میں افغانستان

پبلشر مولانا عبید اللہ انور ... لاہور

اپیل

جمعیۃ علمائے اسلام مملکتِ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ومنہمک ہے ــــ

جمعیۃ سے وابستہ ومنسلک ہزاروں علماء ومشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب وروز اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیے تگ وتاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدماتِ مسلّمہ ہیں تحریک بحالی جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفٰےؐ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل واسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے۔

التماس اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلئے

زکوٰۃ کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کرکے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ ودو کریں ــــ

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبید اللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد
(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ: زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجئے۔

رواں دواں — زاہد ملبن شہری

متناسب نمائندگی

بغیر رحم کے بچہ کی پیدائش

بیوروکریسی اور دو عیدیں

چند سال پیشتر دنیائے طب کی تاریخ میں ایک انوکھا واقعہ رونما ہوا تھا۔ یہ واقعہ ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش تھی۔ جو تازہ ترین اطلاعات کے مطابق باقاعدہ صحت مند ہے۔ اور مروجہ تربیت پا رہا ہے۔

اس بچے کی پیدائش پر جہاں دنیا بھر کے ڈاکٹروں اور طب کے ماہرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وہاں مذہبی رہنماؤں نے بھی تبصرہ کیا اس ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش پر بیشتر ڈاکٹروں نے دبے لفظوں میں "بے چینی" کا اظہار کیا۔ گویا اگر کوئی کارنامہ انجام نہ دے سکیں تو حسد کی آگ میں جل تو سکتے ہیں۔

مذہبی لیڈروں کی اکثریت نے اس کی مخالفت کی۔ اور اس بچے کی پیدائش کو خلاف فطرت قرار دیا تھا۔ مسلمان مذہبی راہنماؤں کی طرف سے فی الواقعہ کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ مگر پھر بھی ان کے نزدیک یہ پیدائش قوانین قدرت کی خلاف ورزی ہے۔

حال میں مصر کے سابق مفتی اعظم اور ایک دوسرے سرکردہ مذہبی راہنما نے اس بچے کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فتویٰ دیا ہے۔ کہ اسلام کی رو سے یہ بچہ جائز ہے۔ نیز یہ کہ اسلام کے قانون وراثت کے مطابق اس کے حق وراثت میں کوئی زد نہیں پڑتی۔ اپنے والدین کی جائیداد میں برابر کا حصہ دار ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش گو کہ دنیائے سائنس و طب کا ایک حیران کن واقعہ ہے۔ لیکن اتنا بھی حیران کن نہیں ہے۔ کیونکہ اس بچے کی پیدائش فی الواقعہ مرد اور عورت کے مادہ تولید کے باہم ملنے سے ہوئی۔

اس سے محیر العقول واقعہ ۱۶ اپریل کو "ناٹسن برطانیہ" میں پیش آیا ہے۔ اس واقعہ کے پس منظر میں ایک ایسی عورت نے بچہ کو جنم دیا ہے۔ جس کے بطن میں رحم نہیں تھا۔ اور درحقیقت یہ ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش سے کہیں زیادہ باعث حیرت اور حیران کن ہے۔ اور تاریخ طب میں معجزے کی حیثیت رکھتا ہے۔

جدید تحقیق کے متلاشی سائنسدان اور ڈاکٹر اگر اس پیدائش کی تجزیاتی چھان بین کریں۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ دنیا میں موجودہ لاکھوں ایسی عورتوں کو خوشیوں سے ہمکنار کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ جن کے بطن رحم سے محروم ہیں اور اسی وجہ سے وہ اولاد جیسی نعمت سے بھی محروم ہیں۔

مارشل ایوب خاں کے دور میں بیوروکریسی نایاب خوشی دو دن میں بانٹ کر سنائی دو دن کا سارا جھگڑا رویت ہلال کمیٹی کا ہی پیدا کردہ تھا۔ کہ چاند اپنی دوربینوں میں ڈرائنگ روموں میں ہی دیکھ لیا اور تیس کے چاند کو ۲۹ کا قرار دے کر جمعہ کو عید منوائی۔ علماء گرفتار ہوئے اور بعض جگہ اچھا خاصہ فساد بھی ہوا آدھی مساجد میں نماز عید ہوئی۔ اور آدھی مساجد مقفل رہیں۔

دراصل واقعہ یہ تھا۔ کہ اس وقت کی نوکر شاہی نے مرحوم صدر کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی تھی۔ کہ اگر عید جمعہ کو ہوئی۔ تو قوم کو دو دو خطبے سننے پڑیں گے۔ دو خطبے سربراہِ قوم پر بھاری ہوتے ہیں۔

مرحوم ایوب خاں نے نوکر شاہی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے جبراً جمعرات کی عید منائی۔ اور جن لوگوں میں "سرکاری عید" کو پسند نہیں کیا گیا انہوں نے جمعہ کو ادا کی۔ جمعہ کو منانے والے اور جمعرات کو منانے والے ایک دوسرے کو جمعرات کا روزہ رکھنے اور عید منانے پر طعن و تشنیع کرتے رہے۔

کئی سال بعد اس بار بھی وہی صورت حال پیدا ہونے کا امکان ہے۔ شعبان المبارک کا چاند ۲۹ کا تھا اگر رمضان کا چاند تیس کا ہوتا ہے تو عید ہفتہ کی ہوگی۔ اور جمعۃ الوداع ۲۹ رمضان کو باسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر اگر رمضان کا چاند ۲۹ کا ہوا۔ تو عید جمعہ کی ہوگی اور نوکر شاہی کے مطابق دو خطبے ایک ہی روز ہونگے۔

نوکر شاہی کے مطابق دو خطبے تو حاکم وقت پر بھاری ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ حاکم وقت بیوروکریسی کے کہنے میں نہ آئے۔ ورنہ تو سال بعد عید کی یہ خوشی میسر آتی ہے۔ اگر یہ بھی بیوروکریسی کا شکار ہو جائے۔ تو پھر کیا ہم سمجھ لیں۔ کہ ہماری دنیاوی خوشیاں تو بجٹ کی صورت میں بیورو

کرسی سے چمٹے ہیں اور ان خوشیوں کا منتقل "تندر" بھی بیوروکریسی نے حاصل کر رکھا ہے۔ کیا مذہبی خوشیوں کے لئے بھی بدنام زمانہ اسی بیوروکریسی کے محتاج رہیں کہ یہ چاہے۔ تو خوشیاں دوبالا ہو سکتی ہیں۔ اور نہ چاہے تو جمعرات جمعہ، ہفتہ کی صورت میں خراب کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔

مسٹر بھٹو کی طرح جنرل ضیاالحق بھی سیاستدانوں کو ہر صورت باہم سر پھٹول اور ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی میں مصروف و مشغول دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہر دوسرے تیسرے ماہ قوم اور سیاستدانوں کا دھیان اصل مسائل سے ہٹا کر کسی اور طرف لگا دیا جاتا ہے۔ چند دن گزرے بلدیاتی انتخابات کی بحث ختم ہوئی تھی۔ کہ متناسب نمائندگی کی بحث شروع ہو گئی۔ اور جب سیاستدان متناسب نمائندگی کی بحث میں مصروف ہو گئے۔ تو جنرل صاحب نے واضح الفاظ میں بلدیاتی انتخابات کرانے کے حتمی فیصلے کا اعلان کر دیا۔

متناسب نمائندگی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ملک کی بیشتر پارٹیاں اپنے منشور میں اسے اپنانے کا وعدہ کر چکی ہیں جماعت اسلامی، جمعیۃ علما اسلام اور پیپلز پارٹی کے منشوروں میں متناسب نمائندگی کے بارے میں وضاحت سے تحریر ہے۔ کہ وہ برسراقتدار آنے کے بعد اس نظام کو اپنائیں گے اور حیرت ہے کہ پیپلز پارٹی ہی اس نظام کی سختی سے مخالفت کر رہی ہے۔ حالانکہ اپنے منشور میں اس کا وعدہ کر رکھا ہے۔ پیپلز پارٹی کی اس نظام کے بارے میں اپنے منشور کی دوسری مرتبہ خلاف ورزی ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں اور دوسری مرتبہ اب کی جا رہی ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ جس چیز کی حمایت قومی اتحاد کی جماعتیں کرتی ہیں۔ اس کی مخالفت پیپلز پارٹی، اصغر خان اور نورانی میاں ضرور کرتے ہیں۔ اور یہ محض ضد ہے اصول پسندی نہیں۔ پیپلز پارٹی کی مخالفت ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اسے تو اکثریت کی حمایت کا دعویٰ ہے۔ اور جس کو اکثریت حاصل ہو۔ اس کے لئے تو یہ نظام اور بھی سودمند ثابت ہوتا ہے اصغر خان یا قیوم خان مخالفت کرتے ہیں۔ تو اپنی جگہ پر ٹھیک کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی جماعتیں محض ان کے دفتروں اور عہدیداروں تک محدود ہیں۔ دفتر یا اخبار کی خبر سے باہر انہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور نہ ہی کوئی ان ایسی کاغذی جماعتوں کو ووٹ دینے کے لئے تیار ہے

جہاں تک متناسب نمائندگی کے ذریعہ انتخابات کا سوال ہے۔ تو یہ نظام اسلامی شرعی انتخاب کے بہت نزدیک ہے۔ اس نظام میں قوم کے کسی فرد کا ووٹ ضائع نہیں جاتا جبکہ برطانوی طرز میں آدھے سے زیادہ ووٹ ضائع جاتے ہیں۔ اقلیتی پارٹی اکثریتی پارٹی بن کر ابھرتی ہے۔

برطانوی نظام کی مثال ۱۹۷۰ء کے انتخابات ہیں۔ جس میں پیپلز پارٹی نے ۳۸ فیصد حاصل کئے اور اقتدار پر براجمان ہوئی جبکہ ۶۳٪ فیصد ووٹ اپوزیشن کی زینت بنے۔ حساب بالکل الٹا ہو گیا۔ یعنی اکثریت تو اپوزیشن میں اور اقلیت کو حکومت ملی ۱۹۷۰ء کے انتخابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۶۳ فیصد عوام مسٹر بھٹو اور ان کی پارٹی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر چونکہ یہ نظام کی خرابی تھی۔ اس لئے ۳۷ فیصد ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی اقتدار سے ۶ سال تک کھیلتی رہی ہے۔

متناسب نمائندگی کے نظام میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اصغر خان، قیوم خان اور بزنجو ایسے لوگوں کی پارٹیاں از خود ختم ہو جائیں گی۔ اور اکثریت کا دعویٰ کرنے والی جماعتوں کو بھی پتہ چل جائے کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔

ادارہ ترجمان اسلام کے
الطاف حسین سرکولیشن منیجر
مختلف اضلاع کے دورہ پر
ہیں

بقیہ اداریہ

کے متوقع اسلامی انقلاب سے اوجھل کی جا سکیں۔ افغان وزیراعظم کی حالیہ مذاکرات کی پیشکش اسی پالیسی کا ایک حصہ ہے۔ افغان وزیراعظم کی پیشکش اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ کہ پاکستان اور ایران میں افغانستان کے لاکھوں پناہ گزین پناہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ یہ پناہ گزین اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ کہ افغانستان حکومت مجاہدین کے مقابلے میں شکست سے دوچار ہے۔ اور افغان حکومت کا افغانستان میں امن وامان کا پروپیگنڈہ بے بنیاد اور لغویات پر مبنی ہے۔

ولی خان کی لندن میں حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے خلاف خفیہ سرگرمیاں

مولوی محمد نعیم فاضل حقانیہ کی قیادت میں

دو روسی طیاروں — کو مار گرایا

روس سے نواز ترکئی حکومت کے خلاف اسلامی انقلاب کی علمبردار جماعت حرکت انقلاب اسلامی افغانستان نے عملی تحریک میں مزید کامیابیاں حاصل ہیں۔ افغان فوج کے خصوصی دستوں کی صف میں شامل ہونے اور روسی اسلحہ، طیارے اور ٹینکوں کے مجاہدین کے قبضہ میں آنے سے افغانستان کی اشتراکی حکومت شدید مشکلات سے دوچار ہے بکتر بند فوجی گاڑیاں سینکڑوں کی تعداد میں قبضہ میں لے لی گئی ہیں۔ لیکن تیل کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان گاڑیوں کے استعمال کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس وقت دینی مدارس کے طلباء تحریک جہاد میں جو مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس سے روس کے ایوانوں پر بھی لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ اشتراکیت، دہریت اور کمیونزم کے سیلاب کو روکنے اور مقابلہ کرنے میں دینی مدارس کو فخر کا کا مقام حاصل ہے۔ جن کے فرزندوں نے اس اہم محاذ پر خون کے نذرانے پیش کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کو مستقبل کے الحاد و دہریت کا مقابلہ کرنے کے لئے جگایا۔ دارالعلوم کے علمی و روحانی فیض کے وارث بعض مدارس کے افغان طلباء اور فارغ التحصیل فرزندوں نے علم انقلاب بلند کر کے حرکت انقلاب اسلامی کی قیادت میں قربانی کی زندہ مثال پیش کر دی ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق حرکت انقلاب اسلامی کے لیڈر مولوی حافظ محمد نعیم فاضل حقانیہ کی قیادت میں مجاہدین کے ایک دستے نے دو روسی طیاروں کو صوبہ لوگر کے موضع تیرے کوتل کے مقام پر مار گرایا ہے۔ اور پندرہ فوجی افسروں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ باقی فوجی دستوں نے فرار کی راہ اختیار کر کے چھاؤنی کی حدود میں پناہ لی۔ اس موقعہ پر پانچ فوجی گاڑیوں کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔ جبکہ مجاہدین نے ۴۴۶۵۰۱ کی تعداد میں کارتوس اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔

علاقہ درواز گئی۔ شنگئی۔ اٹھر اور علاقہ دار شملزئی کے مختلف فوجی کیمپوں تھانوں اور سرکاری مقامات پر مجاہدین نے ایک ہی حملہ میں شاندار فتح حاصل کی ہے۔ ایک موقعہ پر ایک ہزار فوجی مع بیس صاحب منصب افسروں کے مجاہدین کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ جبکہ ایک سو فوجیوں کو قتل اور سات کو زخمی کر دیا گیا ہے۔ اس حملہ میں نو میل توپ ۱۳۰ ملی میٹری، آٹھ بکتر بند گاڑی، نو زری دار ٹینک، ایک ہزار کلاشنکوف اور بندوق، سات اینٹی ایئر کرافٹ گنیں، راکٹ لینچر (جس سے ٹینک قبضہ کئے جاتے ہیں) جب کہ کارتوس سے بھرپور دو موٹر، چھ عدد روسی جیپ بارہ عدد راشن کی گاڑیوں کو قبضہ میں لیا گیا ہے۔ سرکاری فوجوں سے چھینے ہوئے اسلحہ سے ایک افغان حملہ آور طیارے کو مار گرایا گیا۔ تھانہ شاموں، شہیداں، گلزار اور روئی سر علاقہ حاجی حرکت انقلاب اسلامی کے قبضہ میں ہیں۔ اس دوران حکومت کی طرف سے مجاہدین پر سخت اور شدید بمباری سے آٹھ مجاہدین شہید اور آٹھ شدید زخمی ہوئے۔ ان علاقوں کے بعض اہم مقامات پر اب بھی مجاہدین مورچہ بند ہیں۔ اور تازہ اطلاع کے مطابق ترکئی حکومت نے صوبہ پکتیا کو دوبارہ مجاہدین کے قبضہ سے واپس لینے کے لئے کابل پل چرخی سے ستر ٹینک دو ہزار فوجی سات طیاروں کی مدد سے حملے کے لئے روانہ کر دیئے ہیں۔ لیکن راستہ میں دوبندی کے مجاہدین نے فوج کا راستہ روک کر حملہ شروع کر دیا۔ فوج اور مجاہدین کے درمیان یہ لڑائی تقریباً مسلسل چودہ گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجہ میں بارہ ٹینک جلا دیئے گئے دو سو پچاس فوجی قتل کر دیئے جبکہ باقی فرار ہو گئے۔ طیاروں کی سخت بمباری کی وجہ سے آٹھ مجاہدین شہید اور سات شدید زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے کابل کے گرد ہر طرف سے اپنا دباؤ مسلسل بڑھا رہے ہیں۔ اس دوران حکومت کا حملہ ناکام ہو گیا۔ اور صوبہ لوگر میں ۸۸۸ افراد قتل کر دیئے گئے۔

حالیہ اطلاع کے مطابق ذرستت اور اوسوالی پر حرکت کے مجاہدین نے حملہ کر کے ایک سو سے بھی زائد فوجی قتل کر کے اوسوالی کو قبضہ میں لے لیا ہے۔ جبکہ حملہ کے دوران گیارہ سو بندوق اور وافر تعداد میں راشن مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

افغانستان کے مشہور روحانی پیشوا امیر المجاہدین سیاز ولی خاں کے گروپ نے بوڑی قلعہ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا ہے۔ جس میں ٹینک جلا دیئے گئے۔ دو مشین گن اور تیرہ سو بندوق اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ حرکت انقلاب اسلامی کے کے ساتھ بعض دیگر مختلف اہم شخصیتوں اور انجمنوں نے تعاون و حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

افغانستان کے مخدوش حالات کی روشنی میں اب دیکھنا یہ ہے کہ روسی پروردہ ترکئی حکومت افغان اسلامی مجاہدین کی کب تک حمایت کرے گی۔

روس نے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلتی سرگرمیاں اور بھی تیز کر دی ہیں۔ اس طرح نور محمد ترکئی نے بھی اپنی سیاسی سرگرمیاں کافی حد تک بڑھا دی ہیں۔ روس نواز افغان اشتراکی حکومت نے اسلامی انقلابی تحریک کو سازش کا شکار بنانے کے لئے اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لا رہے ہیں نیو یارک سے شائع ہونے والے جریدے انٹیلی جنس ریویو کے مطابق ولی خاں نے جو چند ہفتوں سے لندن میں مقیم ہیں۔ ایک ایسے افغان مہاجر لیڈر سے خفیہ ملاقات کی ہے۔ جو نور محمد ترکئی کی حکومت کے خلاف مہم چلا رہا ہے۔

امریکی جریدے نے یہ بھی انکشاف کیا ہے۔ کہ ولی خاں نے اس افغان لیڈر سے جو معاملہ کیا ہے۔ اس کا مقصد ترکئی حکومت کا تختہ الٹنا اور بادشاہ ظاہر شاہ کو واپس لانا ہے۔ اسی دوران ایک اخبار "نیوسولیڈراسی" نے جو نیو یارک سے ہی شائع ہوتا ہے۔ یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ولی خاں نے حال میں ظاہر شاہ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ جو اٹلی کے دارالحکومت روم میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ افغان حکومت کے خلاف بغاوت کی قیادت کریں۔ اس خبر کے مطابق ولی خاں کے لندن میں حالیہ قیام کا مقصد ترکئی حکومت کے خلاف تحریک کو منظم کر کے اپنے مقصد سے ہٹانا ہے۔ اس لیڈر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن ظاہر شاہ کو تحریک کا سربراہ بنانے کے لئے ایک حامی جماعت ضرور ہے۔ یہ جماعت ملی محاذ انقلاب اسلامی کے نام سے ہے۔ جس کے سربراہ سید احمد آفندی گیلانی ہیں۔ جو ان دنوں لندن میں مقیم ہیں۔

لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "ایٹ ڈیز" نے بھی اس صورت حال پر تبصرہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ترکئی حکومت جس مہارت اور سختی سے اپنے مخالفوں سے نمٹ رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مجاہدین سخت مزاحمت کر رہے ہیں۔ ہفت روزہ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سوویت یونین مشیروں کو افغانستان کی فوجی وردیاں پہنے دیکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ داؤد حکومت میں بھی ہوتا تھا۔ دریں اثنا مغربی خبر رساں ایجنسیوں نے بتایا۔ کہ پچھلے دو ہفتوں میں سوویت یونین نے ۳۵ جدید ترین ہیلی کاپٹر افغان حکومت کو دیئے ہیں۔ جن سے راکٹ بھی پھینکے جا سکتے ہیں۔ اور جو فوج بردار کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ ان ہی ایجنسیوں کے مطابق ان ہیلی کاپٹروں کو افغانستان کے صوبوں میں بھی مجاہدین کے اڈوں کے خلاف استعمال ہوتے دیکھا گیا ہے۔ روس نواز ترکئی اشتراکی حکومت کے خلاف مجاہدین باقاعدگی سے ہر محاذ پر لڑ رہے ہیں۔

حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی نے امریکہ کی ان اطلاعات کی تصدیق کی ہے۔ کہ کابل جیل میں تین ہزار سیاسی قیدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان میں علما و مشائخ اور سابقہ فوجیوں کی کثیر تعداد بھی شامل ہے۔ جنہیں جیل کے اندر گولی سے اڑا دیا گیا ہے

موصولہ اطلاعات کے مطابق افغانستان کے علمائے حق کی واحد عظیم جماعت حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہد کارکنوں نے معدن لوگر میں فوجی گاڑیوں پر قبضہ کر کے فوجیوں کی ایک کثیر تعداد کو قتل کر دیا ہے۔ اس دوران علاقہ کی خلق پارٹی کے رہنما محمد اکبر اور اس کے ساتھی کو بھی قتل کر دیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق مجاہدین کے حملہ کے دوران ۶۶۴۴ کلاشنکوف مشین گن کارتوس اور چار ہزار بندوق کارتوس سے بھرپور ایک فوجی گاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جبکہ مغرب کی جانب ایک جہاز گرا لیا گیا ہے اس جنگ میں مولوی عبد الخالق نے جام شہادت نوش کیا۔

ایک حالیہ تازہ اطلاع کے مطابق ضلع جمکنی سے خلق کمیونسٹ فوجیوں اور حکومت [illegible] خلق پارٹی کے حامیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اکثر فوجی افسروں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ بیشتر فرار ہو گئے۔ اس طرح حرکت انقلاب اسلامی کے کارکنوں نے قلعہ قشلی کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ پرانا قلعہ اور ڈیوٹی پر مجاہدین نے قبضہ کر کے لڑائی کے دوران

مکتوب حیدر آباد

حیدر آباد میں پولیس کی معیّت میں منظم غنڈہ گردی

حیدر آباد میں پولیس عوام پر وہ ظلم کر رہی ہے۔ کہ اتنا ظلم شاید پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور صرف ایک تھانہ ہی کی پولیس ظلم کرنے میں شامل نہیں۔ بلکہ پورے پاکستان کی پولیس عوام پر ظلم کر رہی کر رہی ہے۔ حیدر آباد میں تو پولیس نے باعزت لوگوں کی نیند حرام کر رکھی ہے۔ اور دنیا جانتی ہے کہ یہ ہی وہ عملہ ہے۔ جسے عوام کا محافظ کہا جاتا ہے۔ مگر یہ ہی نام نہاد حفاظتی عملہ ڈاکہ ڈالنے اور غریب باعزت لوگوں کی عزت لوٹنے پر لگا ہوا ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ۔

۲۱ رجب المرجب کو امام جعفر صادق رح کے نام پر بعض لوگ کونڈے مناتے ہیں۔ حلوہ پوری وغیرہ پکاتے ہیں۔ اور یہ اصل بدعت کا تہوار ہوتا ہے۔ اس کونڈے والے روز حیدر آباد مارکیٹ تھانہ کی پولیس والیس ایچ او جکھانی نے نرگس نام کی لڑکی کے اغوا کا منصوبہ بنایا ہے۔ حیدر آباد کی رہنے والی یہ لڑکی ایک سکول میں دستکاری کا کام سیکھنے جایا کرتی تھی۔ مارکیٹ تھانہ کے ایس ایچ او نے نرگس کے پڑوس میں ایک شخص عبدالجبار اور ایک دوسری لڑکی جس کا نام رضیہ عرف منی ہے کو نرگس کو اغوا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ تفصیل کے مطابق لڑکی پھوپھی کے گھر سے دستکاری کے لئے گئی ہوئی تھی۔ ان دونوں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ عبدالجبار اور رضیہ عرف منی نے نرگس کو سکول سے باہر بلایا۔ اور یوں کہا نرگس آؤ آج کونڈے ہیں۔ ایک سہیلی کے ہاں کونڈے کھانے چلیں۔ نرگس رضیہ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوگئی۔ اور رضیہ نرگس کو رکشہ میں بٹھا کر اور عبدالجبار اسکوٹر پہ سوار ہو کر یہاں سے روانہ ہوگئے۔ اور ایک مقام پر جو ایک وکیل کا دفتر تھا میں لے گئی اور وکیل کے چیمبر میں لے جا کر ایک مکان میں زبردستی بند کر کے اس کی عصمت دری کی۔ جب نرگس سکول سے گھر نہیں پہنچی۔ تو لڑکی کے والدین نے مارکیٹ تھانہ میں اغوا کی رپورٹ درج کرائی۔ اور تلاش شروع کر دی اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس عبدالجبار نے اغوا کی وہی نرگس کے والدین کے ساتھ نرگس کو تلاش کرتا رہا۔ اور اس کے بعد لڑکی پر اسرار حالت میں مارکیٹ تھانہ پہنچی۔ تو پتہ چلا کہ لڑکی ہالا کے نزدیک ایک گاؤں میں تھی لڑکی کی بازیابی اور رضیہ اور نرگس کی جانب سے ملزم کی نشاندہی کے باوجود مارکیٹ پولیس نے ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔ اور اس دوران لڑکی کا طبی معائنہ کرایا۔ اور نہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر کے بیان قلمبند کرایا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ۲۱ اور ۲۲ جون کو لڑکی کو مارکیٹ تھانہ کی بالائی منزل پر ایس ایچ او کے کمرہ میں رکھا گیا۔ اس عرصہ میں نرگس کو اس کی پھوپھی اور ماں باپ سے صرف ایک بار ملنے دیا گیا۔

ایس ایچ او اللہ بخش جکھانی نے نرگس کے ماں باپ کو مقدمہ واپس لینے اور عبدالجبار سے نکاح کر دینے کا مشورہ دیا۔ اور بعد ازاں ڈرایا دھمکایا بھی لڑکی اور لڑکی کے ماں باپ کے بیان مطابق نرگس کو مارکیٹ تھانہ میں عبدالجبار مسلسل ڈراتا دھمکاتا اور شادی کی ترغیب دیتا رہا۔ اسی دوران لڑکی کو زدوکوب بھی کیا گیا۔ اور نشہ آور دوائیاں کھلائی گئیں۔ جن کا اثر ۲۳ جون کو مجسٹریٹ کے روبرو بیان قلمبند کرانے اور ۲۴ جون کو طبی معائنہ ہونے تک برقرار رہا۔ اور نرگس کے ماں باپ نے یہ صورت حال دیکھ کر ۲۱ جون کو ہی اعلیٰ حکام کو ٹیلی گرام دیئے۔

دوسری مثال چند روز قبل حیدر آباد حیدر آباد میں ایک خاتون کا انتقال ہو گیا۔ دفنانے کے دوسرے روز انتقال کر جانے والی خاتون کے عزیز و رشتہ دار بغرض فاتحہ قبرستان گئے۔ جب یہ لوگ قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ کچھ غنڈے جو چاقو کلہاڑیوں سے مسلح تھے نے یکدم فاتحہ پڑھنے والوں پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس سے کئی لوگ شدید زخمی ہو گئے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے مگر ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ یہ سب کچھ پولیس جان بوجھ کر کرا رہی ہے

تیسری مثال یہ زبردست واقعہ ہے

آزاد جموں و کشمیر میں عوام کے مسائل

اور جمعیۃ العلماء آزاد جموں و کشمیر کا کردار

موجودہ آزاد کشمیر ربع صدی سے زائد عرصہ گذرا۔ ہندو کے دستِ برد سے آزاد ہوا تھا۔ ہندوں نے جاتے وقت کچھ رسوماتِ بد یہاں چھوڑی ہیں جن پر ہزارہا واعظین کے پند ونصائح کے باوجود اب تک عمل جاری ہے علاقہ کی آزادی کے وقت کشمیر میں سیاسی، اور مذہبی محاذوں پر ہوا اس میں افرادی اور اجتماعی دونوں قوتوں نے کام کیا۔ لیکن جس طرح نتائج برآمد ہونے کی توقعات تھیں معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ آزاد کشمیر کے علماء جو کہ فنِ تحریر و تقریر بحث و مباحثہ تحقیق و جستجو میں اپنا بلند مقام رکھتے تھے کشمیر کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے اور ہر سیاسی لیڈر ان علماء کی خدمات کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا رہا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوؤں کے ملک سے چلے جانے کے باوجود یہاں بری رسومات کا رواج رہا اور اسلامی قانون، جو عدل و انصاف کا علمبردار تھا یہاں نافذ نہ ہو سکا۔ روز بروز بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر آزاد کشمیر کے علماء کی ایک مجلس میں یہ طے پایا کہ علماء کی قربانیوں کا وہ مقصد جو یہ چاہتے تھے پورا نہیں ہوا اور اس کی وجہ سیاسی اور گروہی اختلافات ہیں جمعیت علماء آزاد جموں و کشمیر کو سیاسی میدان میں بھی پیش قدمی کرنی چاہئے۔

جمعیت علماء کے قائدین نے بے سروسامانی کے باوجود اس تحریک کو چلایا اور اس تحریک پھیلتے پھولتے دیکھ کر آزاد کشمیر کی دیگر جماعتوں کے علاوہ مسلم کانفرنس جو کئی بار برسرِ اقتدار رہ چکی ہے سیخ پا ہو گئی اور اس کے لیڈر کہنے لگے کہ علماء کو سیاست سے کیا سروکار ہے یہ پرانے زمانے کا نظام لانا چاہتے ہیں ان کی تحریک کیا چلے گی علماء نے لیڈران مسلم کانفرنس سے کہا کہ اگر آپ نظام اسلام کو دل سے قبول کرتے ہو اور ہماری خدمات کا صلہ دینا چاہتے ہو تو کشمیر کے علماء میں سے چند ایک کو اسمبلی میں جانے کے لئے جماعتی ٹکٹ دے دو تاکہ اسمبلی کے اندر اور باہر اس کی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی جائے۔ لیکن اس وقت کے جماعت کے لیڈر نے کہا کہ میں علماء سے مذہب کے متعلق زیادہ جانتا ہوں لہذا ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ ان مولویوں کو ٹکٹ دیں، یہ لیڈر صاحب اگر عام آدمی ہوتے تو یہ بات اتنی دکھ دہ نہ ہوتی کیونکہ آزاد منش لوگ اس قسم کے کلمات نوک زبان پہ لایا کرتے ہیں۔ لیکن یہ الفاظ ایسے آدمی کی زبان سے نکلے جو اپنے آپ کو جہاد آزادیٔ کشمیر کا صف اول کا ہیرو اور اسلام کا سب سے بڑا علمبردار ہونے کے ساتھ شکل و صورت کے لحاظ سے پابند سنت و قرآن ہے عوام علاقہ جو عرصہ سے اس ظاہرداری کو سامنے رکھ کر لیڈر موصوف کا ساتھ دیتے رہے۔ آزاد کشمیر میں شعائر اسلام کی مکمل تنفید نہ ہونے کے باعث تنگ آ گئے اور انہوں نے اس جماعت کو ترک کر کے دوسری سیاسی جماعتوں میں رکنیت اختیار کر لی، اور بعض لوگوں نے اس اس جماعت کے نام پر ایک گروپ بنا دیا جو آزاد کشمیر میں ایک فعال حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جمعیت علماء آزاد جموں و کشمیر نے ایک سیاسی، اور مذہبی تحریک کی صورت میں چند برس ہوئے کام شروع کیا الحمد للہ اس نام پر لوگوں نے بھرپور تعاون کیا ہے۔

مظفر آباد

یہ آزاد علاقے کا دارالحکومت ہے یہاں پر جمعیت علماء کے وفد نے وزیر امور کشمیر سے ایک ملاقات کی اور علاقہ کے مسائل، اور مشکلات کو بیان کیا وزیر امور کشمیر نے جمعیت کے مفصل بیانات کو بے حد سراہا اور اس کی ابھرتی ہوئی جماعتی حیثیت کو تسلیم کیا جبکہ دوسری جماعتوں کے وفود بھی وزیر امور کشمیر سے ملے لیکن وہ چند لوگ تھے اور ان کے نظریات بھی ایک دوسرے سے مختلف۔ میرپور میں جمعیت کی رکن سازی کی گئی اور دیگر ضلعوں سے زیادہ یہاں کے لوگوں نے جمعیت کو پسند کیا ہے اور آج کل ہر ہفتہ میرپور کے نواحی علاقوں میں جمعیت کے اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں میرپور میں پانی کی قلت کا مسئلہ جو آج تک لاینحل رہا ہے جمعیت نے حکومت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی مکمل ضمانت لی ہے۔

کوٹلی

یہ آزاد کشمیر میں سب سے زیادہ مختلف حصہ

بندہ آمد برائے بندگی

اسلامی نقطہ نگاہ سے رمضان المبارک سیزن کا موسم ہے جیسے تاجر حضرات دنیاوی نقطہ نگاہ سے کوئی سیزن آتے ہی شب و روز محنت شاقہ سے کام کی رفتار میں زیادتی کر دیتے ہیں تاکہ اس کے ثمرات سے متمتع ہوں اللہ والوں کے لئے رمضان المبارک بھی خوب محنت کا موسم ہے کیونکہ اس ماہ مبارک میں ایک نیکی کا درجہ ستر گنا بڑھا ہوا ملے گا مگر آہ ع جلوہ طور تو موجود ہے مگر موسیٰ ہی نہیں - ایک بزرگ آدمی کی روایت سے مشہور ہے کہ کوئی اللہ والا خط بنوا رہا تھا مگر اس کی زبان سے ذکر اللہ جاری تھا حجام نے لبیں لیتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جائیے ورنہ ہونٹ کٹ جانے کا اندیشہ ہے، فرمایا کہ اگر ہونٹ کٹ گئے تو کیا ہے پھر جڑ جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد منقطع ہو گئی تو خسر الدنیا والاخرہ - یعنی دین دنیا لٹ گئی اسی طرح ایک اور بزرگ کی حکایت بھی مشہور ہے جسے مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے منظوم بھی کیا ہے - وہ زاہد بہت ہی زیادہ رویا کرتے تھے ان کے ایک رفیق نے مشورتاً عرض کیا کہ حضرت کم رویا کرو ورنہ آنکھوں کی بینائی کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے فرمایا اگر ان آنکھوں سے میں نے روتے ہوئے جمال حق دیکھ لیا تو پھر ان آنکھوں کے نہ رہنے کا کیا غم؟ یہ دو آنکھیں کیا ایسی لاکھوں آنکھیں بھی ہوں تو اس جمال الٰہی پر قربان ہیں ہاں اگر اس جمال کو نہ دیکھا تو ایسی کمبخت آنکھوں کا پھوٹ جانا ہی بہتر ہے وہ آنکھ ہی کیا جس کو وہ جمال دکھائی نہ دے سکے حضرت عارف باللہ مولانا تھانوی مرحوم نے لکھا ہے کہ یہ لوگ آنکھ کو کان کو جان کو مال کو اور سب کو محبت حق میں فنا کر دیتے ہیں ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ سہ ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے - تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے - جتنا تعلق ذاتِ حق سے بڑھتا جاتا ہے اور سب کو فنا کرتے جاتے ہیں اس لئے ایک بزرگ کا زندگی بھر معمول رہا کہ وہ صرف ستو ہی گھول کر پی لیتے کہ کھانا کھانے میں دیر لگتی ہے حرج بہت ہوتا ہے ستو گھولا اور جلدی سے ایک گھونٹ پی لیا پھر اپنے اللہ کی یاد میں لگ گئے ان کی غذا تو بس یہی ہے ایسے شخص کو ظاہر ہے کہ لوگ بے وقوف اور پاگل ہی کہیں گے چونکہ ہر وقت توجہ حق کی طرف رہتی ہے اور ایک استغراق کا سا عالم طاری رہتا ہے اور جب توجہ ہی کسی اور طرف نہیں تو بہت سی باتوں میں بھول ہو جاتی ہے محبوب حقیقی کے سوا ان کو کچھ اور یاد ہی رہتا بقول کسے

سہ ہمیشہ رہتا ہوں ایک بے خودی کے عالم میں
جہاں نہ میرے لئے ہے نہ میں جہاں کیلئے

ایسے آدمی کو دنیا کے طالب پاگل نہ کہیں گے اور کیا کہیں گے حدیث شریف میں بھی یہی آیا ہے کہ اُذکرو اللہ - اس طرح کثرت سے اللہ کی یاد کرو - ترجمہ تاکہ لوگ کہنے لگیں کہ یہ تو پاگل ہے - اللہ اکبر - جب اس حدیث شریف میں غور کرتے ہیں تو پوری تاریخ عالم ہمارے سامنے آجاتی ہے لوگوں نے کس خدا پرست اور اللہ والے کو مجنوں یعنی پاگل کا خطاب نہیں دیا؟ قرآن شاہد ہے کہ لوگوں نے تو حضرت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہدیا انک لمجنون - اور نبیوں اور رسولوں کو بھی اسی نام مجنون کے ساتھ مسموم کیا گیا اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا' ما انت بنعمت ربک بمجنون - تو نہیں اپنے رب کے فضل سے دیوانہ حضرت شیخ الاسلام مولانا عثمانی مرحوم لکھتے ہیں کہ آج آپ کو العیاذ باللہ مجنون کے لقب سے یاد کرنا بالکل وہی رنگ رکھتا ہے جس رنگ میں دنیا کے تمام جلیل القدر اور اولوالعزم مصلحین کو ہر زمانہ کے شریروں اور بے عقلوں نے یاد کیا ہے - مگر ان لوگوں کو خدا کی یاد سے ایسے الفاظوں سے دل برداشتہ نہیں کیا جا سکتا حضرت ابو ھریرہؓ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرمایا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب سے طرف گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں بڑے فخر کے طور پر فرماتے ہیں ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم ہر وقت ذکرِ اللہ میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں نیز مشکوٰۃ شریف میں وارد ہے حضرت ابی موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے منقول ہے کہ ذکر اللہ کرنے والے کا دل زندہ ہو جاتا ہے ایسی کئی مثالیں کتب اسلامیہ

میں ملتی ہیں کہ ذاکرین جب فوت ہوئے تو ان کے ذکر کی ضربیں جاری تھیں ظالم ہیں وہ لوگ جو خود تو ذکر اللہ کی حلاوت اور مٹھاس سے واقف نہیں اور پھر اس کو بدعت وغیرہ کے القاب سے موسوم کرتے ہیں مگر وہ بھی اظلم اور بے انصاف ہیں جو علماء دیوبند کو شیخ و مرشد کے بتائے ہوئے ذکر اللہ کا مخالف گر دانتے ہیں خدا گواہ ہے کہ علماء دیوبند کی - زندگیاں ذکر اللہ میں بسر ہوئیں اور بزرگان دیوبند چاروں سلسلوں - سلسلہ عالیہ قادریہ - نقشبندیہ - سہروردیہ - اور چشتیہ میں ذکر اذکار کے لئے سردی گرمی کی فکر کئے بغیر زندگیاں بسر کر دیں اللہ تعالیٰ مقبول و برور فرمائیں آمین - قرآن مجید میں واضح طور پر ذکر اللہ میں مشغولیت کی ترغیب ۷۵ آیات میں مختلف دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ کرائی گئی ہے ایک آیت مبارک کے الفاظ مبارک ملاحظہ فرمایئے ترجمہ - کفار جب ذکر سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہیں - اس آیہ مبارکہ کو حضرت حسن بصریؒ نظر بد سے بچنے کے لئے دم کرنا یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنے کے لئے فرمایا کرتے تھے اور ذکر کی فضیلت میں سینکڑوں حدیثوں میں سے جو مشہور حدیث اکثر بیان کی جاتی ہے اس کے الفاظ یوں ہیں ارشاد فرمایا - ترجمہ - بس وہ اگر مجھکو اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں - آیتہ مبارکہ کا ترجمہ یوں ہے اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا مجمع خیر میں ذکر کرتا ہوں (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر بندہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں - رواہ احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و نسائی و ابن ماجہ و البیہقی - یعنے احادیث کی اکثر کتب میں یہ مذکورہ حدیث منقول ہے اس سے اندازہ لگایا جائے کہ ذاکرین کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند ہے کہ رب کائنات اس بندہ کا ذکر کریں اس سے اور کیا خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ اس لئے بمطابق ارشاد نبویؐ مومن اپنے گناہ کو ایسا سمجھتا ہے گویا کہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ پہاڑ اس پر گرنے لگا اور فاسق و فاجر شخص گناہ کو ایسا سمجھتا ہے کہ گویا ایک مکھی بیٹھی تھی جو اڑا دی گئی یعنی فاسق آدمی گناہ کی کوئی فکر نہیں کرتا - حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ میری آخر گفتگو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے ہوئی وہ یہ تھی میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ سب سے اعمال میں اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل کونسا ہے؟ فرمایا کہ اس حال میں تری موت آوے کہ اللہ کے ذکر میں تو رطب اللسان ہو نیز ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص کو یہ مل جائیں اس کو دین و دنیا کی بھلائی مل جائے گی (۱) ایک وہ زبان جو ہمیشہ ذکر میں مشغول رہنے والی ہو (۲) وہ دل جو ہمیشہ شکر میں مشغول رہتا ہو (۳) وہ بدن جو مشقت برداشت کرنے والا ہو (۴) وہ بیوی جو اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرے ذکر میں رطب اللسان رہنے والی زبان کے مختلف مطلب علماء نے بیان فرمائے ہیں مگر حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب مدظلہٗ نے جو آسان مطلب بیان فرمایا ہے وہ دل کو لگتا ہے فرماتے ہیں کہ جس سے عشق و محبت ہوتی ہے اس کے نام لینے سے منہ میں ایک لذت اور مزا محسوس ہوا کرتا ہے جن کو باب عشق سے کچھ سابقہ پڑ چکا ہے وہ اس سے واقف ہیں اس بنا پر مطلب یہ ہے کہ اس لذت سے اللہ کا پاک نام لیا جائے کہ مزہ آ جائے میں نے اپنے بعض بزرگوں کو بکثرت دیکھا ہے کہ ذکر بالجہر کرتے ہوئے ایسی تراوٹ آ جاتی ہے کہ پاس بیٹھنے والا بھی اس کو محسوس کرتا ہے مگر یہ جب حاصل ہوتا ہے کہ جب دل میں چسک ہو اور زبان کثرت ذکر کے ساتھ مانوس ہو چکی ہو - ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہتی ہے وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے - حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ سب اعمال میں سے بہت بڑا عمل اللہ کے نزدیک کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا قرآن پاک میں آیا ہے و لذکر اللہ اکبر - کوئی چیز اللہ کے ذکر سے افضل نہیں منقول ہے کہ اس حدیث میں اللہ کے ذکر کو صدقہ اور جہاد اور ساری عبادات سے افضل اس لئے فرمایا کہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور ساری عبادتیں اس کا ذریعہ اور آلہ ہیں ذکر دو قسم کا ہے ایک زبانی اور ایک قلبی جو زبانی ذکر سے بھی افضل ہے وہ مراقبہ اور دل کی سوچ ہے اور یہی مراد ہے اس حدیث سے جس میں آیا ہے کہ ایک گھڑی کا سوچنا ستر برس کی عبادت سے افضل ہے اسی طرح - فضائل ذکر میں حضرت انسؓ کی بھی ایک روایت ہے فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مجتمع ہوں اور ان کا مقصود بھی صرف یادِ خدا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل گئیں، جب ذکر خدا کی مبارک محفلیں قائم ہوتی ہیں تو رب کائنات انسان کی محفلوں کو تفاخر کے ساتھ فرشتوں پر پیش فرماتے ہیں اس لئے بھی کہ فرشتوں نے تخلیق آدم کے وقت یہ رائے دی تھی کہ انسان کو یا الٰہی پیدا نہ کیجئے یہ فلاں فلاں جرائم کا ارتکاب کریں گے پیش کرنے کا شاید یہ مقصد بھی ہو کہ انسان ذمہ داریوں کے بوجھ میں دبا ہوا ہے فکر معاش میں صرف اپنا ہی فکر نہیں بیوی بچے اور دیگر نادار اور ذو القربیٰ وغیرہ کا خیال بھی ہے کبھی

بچوں کے کپڑوں کی ضرورت ہے اور کبھی بیوی بیمار ہے اور کبھی بوڑھے والدین کی خدمت کے وقت کی ضرورت ہے خود بھی کبھی سر میں درد کبھی بخار وغیرہ کے باعث نڈھال ہے مگر یایں ہمہ جب آذان ہوتی ہے تو سارے کاموں سے نجات حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہے اور تسبیح وتہلیل اور استغفار میں مشغول ہے کہ یا اللہ مجھ سے فلاں غلطی ہوگئی اور فلاں گناہ سرزد ہوگیا ہے یا الٰہی مجھے معاف فرمادے میں گناہگار ہوں آئندہ ایسا ہرگز نہیں کرونگا۔ اور پھر وہ تھوڑی دیر کے لئے ذکر خدا میں مشغول ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذکر فرشتوں پر پیش فرماتے ہیں کہ اے ملائکہ۔ مقربین تم کہتے تھے کہ ہم پڑھتے رہتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو یہ انسان تو فساد پھیلائیں گے اور خون کی ندیاں بہائیں گے اب دیکھئے کہ انسان ہونے کے باوجود اپنے سب کاروبار چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور بزرگوں کو خیر باد کہہ میری بارگاہ میں کس طرح زاریاں کر رہا ہے اپنی غلطیوں پر آنسو بہا رہا ہے اپنے کئے پر شرمندہ ہے اور ندامت کے ساتھ کیسے میرے نام کی یاد میں مشغول ہے گویا کہ اب نہ اس کو معاش کا فکر ہے نہ عزیزوں کا اور نہ ہی بزرگوں کا وہ میرا اور صرف میرا ہی ہو کر رہ گیا ہے لہٰذا میں اس کی سب غلطیاں اور تقصیرات معاف کرتا ہوں اس لئے حضرت نبی کریم کا ارشاد گرامی ہے کہ بدبخت ہے وہ بھی جس نے رمضان المبارک جیسے بابرکت مہینہ میں اپنے خدا کو راضی کر کے مغفرت کے اسباب پیدا نہیں کئے اور اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح غلطی کا اقرار کر کے خدا سے اپنی غلطی معاف نہیں کرائی۔

؎ عزیز شد آدمؑ چوں استغفار کرد
ملعون شد ابلیس چوں استکبار کرد

اس شعر کا مقصد یہ ہے کہ غلطی تو آدم علیہ السلام سے بھی ہوئی تھی اور غلطی شیطان سے بھی ہوئی تھی (اگرچہ غلطی کی حیثیت کذائی میں بعد المشرقین ہے) فرمایا اب اگر تم سے غلطی ہوجائے تو شیطان کی طرح تکبر ونخوت میں اپنی عاقبت نہ برباد کرلینا بلکہ اپنے بابا حضرت آدم علیہ السلام کی طرح بارگاہ میں جھک جانا اور گڑگڑا کر اپنے اللہ سے معافی مانگ لینی چاہئے اس لئے ذکر کے لئے آپ کو کچھ وقت ضرور ریزرو کرنا چاہئے اور مراقبہ میں اپنی غلطیوں کی فہرست بارگاہ میں پیش کر کے رو رو کر معافی مانگنی چاہئے اللہ تعالیٰ غفور الرحیم اور ستار العیوب ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیں کنی۔
خدمت از داشت کہ خدمت بداشتت۔

بقیہ آزاد کشمیر

عقیدوں کے لوگوں کا مرکز ہے یہاں پر نوجوان طلبہ اور مزدوروں کو جمعیت کے ساتھ خاصہ شغف ہے اور جمعیت کے ممبر یہاں پر مساجد اور مدارس کی تعمیر اور تبلیغ کے کام پر زیادہ وقت لگاتے ہیں کوٹلی کو ضلع ہونے کا شرف بخشا گیا تو اس میں جمعیت کے ارکان کا مکمل ہاتھ تھا۔

پونچھ

آزاد کشمیر میں پونچھ وہ واحد مقام ہے جہاں پر جمعیت علماء کا مرکز ہے مبالغہ نہیں ہوگا کہ پونچھ بھر میں کوئی ایسا مستند عالم، قاری یا حافظ نہیں جو کہ جمعیت علماء آزاد جموں وکشمیر سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ بلکہ سکولوں اور کالجوں کے طلبہ اور اساتذہ بھی جمعیت کے ساتھ بھرپور تعاون رکھتے ہیں۔ پونچھ میں فلاحی اور تعمیری تنظیموں کے لوگ بھی جمعیت علماء کے ساتھ منسلک ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پلندری میں مولانا محمد یوسف خان اور باغ میں مولانا امیر الزمان کثر اللہ جماعتھم نے اپنی پوری زندگی اس تنظیم کو فعال بنانے میں صرف کی۔ اس کہ وجہ سے پلندری کے حلقہ سے تمام امیدواروں جو کہ عوام کو ہر قسم کے دلفریب نعرے دے چکے تھے کو مولانا محمد یوسف خان صاحب نے شکست دی۔ علاقہ پونچھ کی تعمیر وترقی میں جتنی خدمات علماء کی ہیں اس کو ہر موافق، ومخالف تسلیم کرتا ہے۔ یہ جمعیت کے لیڈر ہی تھے جنہوں نے جبیبہ پہاڑی پر چڑھ کر لوگوں کو ڈوگرہ فوج کے خلاف بغاوت پر اکسایا تھا، اور انہی قائدین کی سرگرمی میں کشمیر کا یہ حصہ آزاد ہوا ہے۔

جمعیت علماء اسلام آزاد جموں وکشمیر کو قریہ قریہ اور شہر شہر عوام کی حمایت حاصل ہے اور اس کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جب کہ دوسری جماعتیں اپنا صحیح منشور اب تک لوگوں کو نہ دے سکیں اور اگر منشور دیا تو ایک ایسا منشور جو جامع نہیں اور پھر پچھلے دور میں سب جماعتوں نے اپنے منشور کو اقتدار کی حسین لیلیٰ کے حصول کی خاطر مظفر آباد میں قربان کردیا تھا۔ لیکن دیکھتے دیکھتے سارے یہ معرعہ کہتے سنائی دیئے گئے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

ان آمدہ انتخابات میں یہ لوگ عوام کو کوئی دلفریب نعرہ دینے کی کوشش کریں گے لیکن آزاد کشمیر کے عوام نے ہر محاذ پر خوب پرکھ لیا ہے کہ ان لوگوں نے عوام کی کس حد تک خدمت کی ہے اور آئندہ کیا خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ جمعیت کا منشور سبز ہلالی جھنڈے کا منشور ہے جو پیغمبر خدا آج سے قبل نوع انسانی کی ہدایت کے لئے دے کر گئے تھے جس منشور میں سب مسائل کا حل موجود ہے اور اس پر عمل کرانے کے لئے قائدین مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

قاری حبیب اللہ انور مدرس جامعہ فاروقیہ کمالیہ

رمضان المبارک کے مسائل و احکام

رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے۔ جو اس کا انکار کرے۔ وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور جو اس فرض کو بلا عذر اور قصداً ادا نہ کرے وہ گنہگار ہے۔

روزہ کی نیت

نیت کہتے ہیں دل کے قصد اور ارادے کو زبان سے کچھ کہنے کو روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا۔ اور تمام دن کچھ کھایا نہ پیا تو روزہ نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت رات سے کرلینا بہتر ہے۔ اور رات کو نہ کی تو دن کو سحری سے پہلے کرلینا ضروری ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا
(۲) قصداً منہ بھر کے قے کرنا
(۳) کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا
(۴) عورت کو چھونے سے انزال ہو جانا
(۵) کوئی چیز ایسی نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی۔ جیسے کچے گیہوں۔ یا دال کے دانے وغیرہ۔
(۶) بھول کر کھا پی لیا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا پھر قصداً کھا پی لینا۔
(۷) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی
(۸) دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے۔ روزہ افطار کرلینا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ مگر مکروہ ہوتا ہے

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا
(۲) فصد کھلوانا یا کسی کو اپنا خون دینا
(۳) کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا
(۴) روزہ میں لڑنا جھگڑنا گالیاں دینا خواہ وہ انسان کو یا کسی بے جان چیز کو

وہ چیزیں جن سے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا

(۱) مسواک کرنا (۲) سر اور مونچھوں کو تیل لگانا۔
(۳) آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنا
(۴) خوشبو سونگھنا (۵) گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا
(۶) کسی قسم کا انجکشن لگوانا (۷) بھول کر کھا پی لینا۔
(۸) بلا اختیار حلق میں کوئی دھواں یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا
۹ کان میں پانی کا ڈالنا یا بلا قصد چلا جانا۔
۱۰ خود بخود قے آجانا
۱۱ سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو جانا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزے نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو یا مرض بڑھنے کا خطرہ ہو۔ لیکن بعد رمضان اس کی قضا ضروری ہے۔
(۲) حاملہ عورت
(۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو
(۴) مسافر جو کم از کم اڑتالیس ۴۸ میل سفر کی نیت سے گھر سے نکلا ہو پھر اگر کچھ تکلیف یا دقت نہ ہو تو افضل ہے کہ سفر میں بھی روزہ رکھ لے۔
(۵) بحالت سفر روزہ رکھا تو پھر اس روزہ کا جاری رکھنا فرض ہے۔
(۶) کسی بیماری یا بھوک و پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے۔ کہ مسلمان ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ ہو۔ تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔
(۷) عورت کے لئے ایام حیض میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

روزہ کی قضا

کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا جب عذر جاتا رہے۔ جلد ادا کرلینا چاہئے زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں ہے قضا روزوں میں اختیار ہے۔ متواتر

رکھے یا ایک ایک دو دو کرکے رکھے

اگر مسافر سفر سے واپس لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ ملے۔ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں ہے۔ سفر سے لوٹنے کے بعد، بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں گے۔ اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری

روزہ سے پہلے آخر رات سحری میں کھانا مسنون اور باعث برکت و ثواب ہے نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی نیت ادا ہو جائیگی۔ بالکل آخری شب میں کھانا افضل ہے۔

اگر موذن نے پہلے آذان دیدی، تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں۔ جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحری سے فارغ ہو کر روزے کی نیت دل میں کرلینا کافی ہے

افطاری

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے لیکن اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔ اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنی چاہیئے کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو کراہت نہیں ہے۔

تراویح

(۱) رمضان المبارک میں عشا کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے (۲) تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو۔ اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں تراویح پڑھ لے۔ تو سنت ادا ہو گی مگر اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا۔ اور اگر محلہ ہی میں جماعت نہ ہوئی ہو تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہونگے۔

(۳) تراویح میں پورا قرآن ختم کرنا سنت ہے۔ اگر کسی جگہ حافظ سنانے والا نہ ملے یا ملے اور سنانے پر اجرت یا معاوضہ طلب کرے۔ تو الم ترکیف سے دس سورتیں یاد کرکے نماز تراویح ادا کریں اجرت دے کر قرآن نہ سنیں۔ کیونکہ قرآن سنانے پر اجرت لینا یا دینا حرام ہے۔

(۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت تراویح پڑھ چکا ہے۔ تو اُس کو دوسری مسجد میں تراویح پڑھانا درست نہیں ہے جس

(۵) شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہوں۔ تو جب امام جماعت کرادے تو اس کو بھی جماعت میں داخل ہو جانا چاہیئے اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے

(۶) قرآن کو اسقدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں۔ بڑا گناہ ہے۔ اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو

(۷) جمہور علمار کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔

اعتکاف

(۱) اعتکاف اُس کو کہتے ہیں۔ کہ نیت کرکے مسجد میں رہنا اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں مسجد سے باہر نہ جانا

(۲) رمضان کے عشرہ آخرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ یہ ہے۔ یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے۔ تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ کوئی ایک بھی شخص سارے محلہ میں سے مسجد میں اعتکاف کرلے۔ تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

(۳) خاموش رہنا اعتکاف میں کوئی ضروری نہیں۔ بلکہ مکروہ ہے۔ باتیں کرنی چاہئیں۔ اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیئے۔

مسلمانوں کے فرائض

پہلا فرض یہ ہے۔ کہ آپ جلسوں خطبوں اور رضا کاروں کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کو ترغیب دیں اور کوشش کریں۔ کہ آپ کے شہر میں کہیں رمضان المبارک کی بے حرمتی نہ ہو۔ اور ہر مسلمان رمضان شریف کی عزت قائم رکھے دوکانوں اور بازاروں میں کھانے پینے کے شغل کو جاری نہ رکھا جائے۔

دوسرا فرض یہ ہے کہ ظاہری عزت کے علاوہ روزہ کی باطنی بھی عزت کریں۔ اپنے جسم کے ہر حصہ کو روزہ دار بنائیں۔ آپ دل کو بری نیت سے، دماغ کو گناہ اور خود غرضی اور بزدلی کے خیالات سے، آنکھ کو بری نظر دیکھنے سے، زبان کو جھوٹ، چغلی اور گالی گلوچ سے روکیں۔ قدموں سے برے کاموں کی طرف چل کر نہ جائیں، ہاتھوں سے ظلم اور برائی کا کام نہ کریں

تیسرا فرض یہ ہے۔ کہ آپ خود تلاوت قرآن کریں۔ ہر مسلمان کو روزانہ تلاوت قرآن کی تبلیغ کریں۔ اور قرآن کے ذکر و فکر میں اپنا وقت گذاریں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ ان گنتی کے دنوں میں نیکی کمانے کے لئے خوب کوشش کریں، نوافل پڑھیں۔ اور گناہوں سے توبہ کریں اور صحیح معنوں میں صابر و شاکر، پرہیزگار بن کر اللہ کی رحمت، مغفرت اور نجات تینوں دولتوں کے مالک بن جائیں۔

نورعالم قریشی ایڈووکیٹ

سکائی لیب کی آمد سے اقوام عالم پر کیا گزری

سائیندانوں نے انسانی فلاح کے لئے جو ایجادات کیں۔ وہاں انسانی تباہی کے لئے مہلک اور خطرناک قسم کے ہتھیار بھی بنائے۔ جس سے کرہ ارض پر انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔

ایسے سائینسدان جو بنی نوع انسانی کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ جو انسانی زندگی کو تہ و بالا کرنے کے لئے خلا میں سکائی لیب کی شکل میں خطرناک تجربات کر رہے ہیں۔ وہ درحقیقت انسانی مجرم ہیں۔ ان دشمن سائینسدانوں سے بڑی طاقتوں کے اشارے پر نو آبادیاتی ملکوں اور ایشیا کی مظلوم قوموں کا امن و سکون تباہ و برباد کرنے اور ان پر اپنی برتری جتانے کے لئے وہ خلا کے تجربات کرنے میں اربوں روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔

امریکی سکائی لیب نے پوری دنیا پر دہشت طاری کر رکھی تھی۔ گرنے تک دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اس کی دہشت اور خوف کی وجہ سے پوری دنیا میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ اور لوگ آسمانی مصیبت تصور کرنے لگے۔

بھارت کے صدر نے سکائی لیب کو آسمانی بلا قرار دیا۔ کروڑوں انسانوں نے سکائی لیب کی آفت سے بچنے کے لئے اپنے عقائد کے مطابق دعائیں مانگی حکومتوں نے حفاظتی انتظامات کے لئے اور لوگوں کو الارم دے کر محفوظ مقامات پر پہنچا دیا۔ دیو ہیکر سکائی لیب سے پوری دنیا میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو گئی کئی افراد اس کے خوف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ بھارت کے عوام سکائی لیب سے اتنے خوفزدہ تھے۔ کہ کئی شہروں میں بھگدڑ مچ گئی۔ دیہاتی لوگ خوف کی وجہ سے اپنے مال مویشی لے کر محفوظ مقامات پر پناہ حاصل کرنے چلے گئے۔

مندروں میں دعائیں مانگی گئیں۔ انہوں نے خیال کیا کہ یہ ہماری زندگی کا آخری دن ہے۔ لہذا جتنا وقت باقی ہے۔ کھا پی لیں اور زندگی کی آخری خوشیاں منائیں

سکائی لیب کے رد عمل میں فلپائین میں اتنی دہشت پھیلی۔ کہ وہاں کے صدر مارکوس نے ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کیا۔ اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر جانے کی تلقین کی۔ اور ایک اخباری اطلاع کے مطابق فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں ایک شخص سکائی لیب چیخنے لگا۔ اور اس حال میں اس کا انتقال ہو گیا۔

اس قیامت خیز مصیبت سے بچنے کے لئے بنکاک اور لنکا میں سرکاری ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کر دیں۔ حادثات سے بچنے کے لئے مسلح افواج کو خبردار کیا گیا۔ لوگوں کو اس کی تباہ کاری سے بچانے کے لئے کھودی گئیں۔ ہنگامی مراکز قائم کئے گئے۔ میڈیکل سنٹر کھولے گئے۔ تاکہ متاثرہ لوگوں کو فوری طبی امداد مل سکے۔

سکائی لیب پوری دنیا کے لئے موت کا پیغام بن کر آیا تھا۔ انسانی آبادی اتنی خوفزدہ ہو چکی تھی۔ کہ پوری دنیا کا کاروباری نظام معطل ہو چکا تھا۔

امریکی سائنسدانوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے سر توڑ کوششیں کیں بالآخر ریڈیائی سگنل کے ذریعہ سامراج نواز ملکوں کو بچانے کے لئے سکائی لیب کا رخ تبدیل کر کے شمالی امریکہ اور کینیڈا کے گنجان آباد شہروں کو بچا لیا۔ خدانخواستہ اگر سکائی لیب انسانی آبادی پر گر جاتا۔ تو کرہ ارض کے بہت سے حصے ہیروشیما اور ناگاساکی شکل اختیار کر لیتے مگر باری تعالے نے رحم کیا اور یورپ کی لعنت کو یورپ کی طرف دھکیل دیا۔

سکائی لیب کی وجہ سے پوری دنیا میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو گئی سکائی لیب کے موجد بنی نوع انسان کے سکون کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں ایسے سائنسدانوں کو پوری دنیا انتہائی نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ اس قسم کے امن دشمن سائنسدانوں بین الاقوامی نفرت کا نشان بن جاتے ہیں۔ اُن کی داستان حیات کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ لاکھوں انسانوں کی قبر میں ان کی یادگاریں اور مرنے سے پہلے ان کی المناک چیخیں اُن کا مرثیہ ہیں۔

دنیا کی مظلوم قومیں امریکی سائنسدانوں سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ انہوں نے سکائی لیب کے خلائی تجربہ سے پوری دنیا کا سکون چھین لیا ہے۔ لہٰذا ایسے سائنسدان جنہوں نے انسانی ہمدردی اور اخلاقی قدروں کو پامال کرتے ہوئے ایٹمی دھماکوں اور خلائی

قاضی خلیل احمد درابن کلاں

ارشادات امام الھند ابوالکلام آزاد

حصول منزل کے لئے اگر آپ مشکلات سے گبھراتے ہیں تو آپ کے لئے بہتر جگہ پھولوں کی سیج ہیں یہ آپ سے کس کم بخت نے کہا کہ اس خارزار میں قدم رکھئے یہاں آئیے گا تو قدم قدم پر کانٹے ملیں گے۔ ہر لمحہ مصائب کا نزول ہوگا۔ آپ مشکلات سے گھبرا رہے ہیں۔ حالانکہ یہاں نوجانوں اور زندگیوں کی قربانی کا سوال درپیش ہے یہاں ہوس پرستوں کا گذر نہیں اس میدان کے مرد وہ جان فروشان الٰہی اور مجاہدین حق پرست ہیں جن کے سر گردنوں پر نہیں بلکہ ہتھیلیوں پر ہیں۔

مصلحین کون ہیں

مصلحین کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ عدل الٰہی کے قیام کے لئے اپنی تمام قوتیں کو وقف کر دیتے ہیں اور جب کبھی ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو پتھر اور گھاس کی طرح بے حس وحرکت نہیں پڑے رہتے بلکہ انسان کی طرح اٹھتے اور ظالموں سے ان کے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں تاکہ ظالم کو سزا ملے اور عدل قائم ہو اس بارے میں ان کا ارادہ اور فعل یکساں ہوتے ہیں جیسا کہتے ہیں ویسا کر کے دکھاتے ہیں ان کی زندگی کی بنیاد ارادہ نہیں بلکہ عمل ہوتا ہے۔

جہاد کا مقصود

اسلام کا اصل مقصد صلح وسلام ہے لیکن صلح وسلام ہی کے قیام کے لئے اسے تلوار پکڑنی پڑی اور خونریزی کے محو کرنے کے لئے خونریز فتنہ کا خون بہانا پڑا۔ جہاد اسلامی کا مقصد خون سے خون ہی کا دھبوں کو دھونا اور جنگ سے جنگ ہی کا خاتمہ تھا۔ خدا کا اس دنیا میں سب سے بڑا قہر یہ ہے کہ وہ کسی قوم سے حکومت وفرمانروائی کی عزت چھین لے اور غیر قوموں کی غلامی ومحکومی کی زنجیریں اس کے پاؤں میں ڈال دے

مسلمانو! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب خدائے قدوس کی سرکشی ونافرمانی سے باز آجاؤ اور بادشاہ ارض وسما کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو جس کے روٹھ جانے کے بعد زمین وآسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی ---- اس سے بغاوت نہ کرو ---- بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہو کر صرف اسی کے وفادار بن جاؤ ---- پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے۔ فھل من سمیع

عزیزان من! آہ تمہاری غفلت سے بڑھ کر کوئی اچنبھے کی بات نہ ہوئی اور تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے میں کیا کروں کہاں جاؤں اور کس طرح تمہارے دلوں میں اتر جاؤں یہ کس طرح ہو کہ تمہاری روحیں پلٹ آئیں اور تمہاری غفلت مرجائے

زندہ قومیں

ناکامیوں کا صدمہ مشکلات کا تصور خطرات وآفات کا خوف یہ تمام چیزیں انسان کی دشمن ہیں جو اس کے عزم وحوصلہ پر حملہ کرتی ہیں مگر اس جد وجہد میں فتح کا نام تو زندگی ہے جو قومیں زندہ ہیں۔ ان کے لئے ان میں سے ایک شیئ بھی مانع کار نہیں

حق وصداقت کی آواز

دنیا میں حق وصداقت کی آواز کبھی تاج وتخت یا ایوان ومحل سے نہیں اٹھتی۔ بلکہ ہمیشہ اس کا سرچشمہ ویران جنگلوں، چٹیل چٹانوں اور سنسان صحراؤں کے اندر رہا ہے اور ---- یہ بھی اس شاہد عجائب پسند کا عجیب وغریب کرشمہ ہے کہ ہمیشہ شکستگی اور افتادگی ہی کو محبوب رکھتا ہے اپنا گھر بھی بناتا ہے تو ٹوٹے ہوئے زخمی دلوں میں، اپنی آواز بھی سناتا ہے تو کانٹے پڑے ہوئے خشک ہونٹوں کے ذریعے۔ پھر اپنی حسن وکمال کی جلوہ گاہ بھی بنائے گا تو تاریک غاروں میں ... شکستہ دیواروں میں، اور پھٹی ہوئی چٹائیوں کو۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ آخر وہ کون ہے جس کا ہاتھ گلیم فقر ومسکینی سے نکلتا ہے اور بادشاہوں کے تخت وتاج الٹ کر رکھ دیتا ہے۔ چند بے نوا فقیروں کو تھام لیتا ہے اور وہ لاکھوں دلوں کو دنیا کی بڑی بڑی قوتوں کے تسلط سے نکال کر اس کے آگے سربسجود کر لیتے ہیں

ایک مسلمان کا وجود یکسر دعوت وعظ ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہے۔ اعلان حق اور احتیاج وطلب دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔۔ دنیا مزدوروں کی جگہ ہے فلسفیوں کی جگہ نہیں ہے کام کرنے والوں کے لئے اس کا ایک لمحہ بھی بہت ہے اور بیکاروں کے لئے اس کی پوری عمر بھی زیادہ نہیں۔

مسلمانوں کی حالت زار

اللہ اللہ۔۔ مسلمانوں کے خصائص قومی میں کیسے کیسے تغیرات ہو گئے ہیں ایک زمانہ تھا جب مسلمان دنیا میں حکومت کے لئے پیدا

ہوا تھا وہ جدھر رخ کرتا تھا حکومت ہمیشہ اس کے ہمرکاب ہوتی تھی ... دنیا کے کسی گوشے سے ایک مسلمان اٹھتا تھا اور جابرانہ سلطنتوں کو زیر وزبر کر کے عدل وایمان کی ایک نئی حکومت قائم کر دیتا تھا سنسان جنگلوں ویران جزیروں، غیر آباد صحراؤں، اور وحشی ملکوں میں سے اس کا گذر ہوتا تھا۔ لیکن تائید الہٰی کی فوج اس کے ساتھ ہوتی تھی اور ہر خرابہ وویران اس کی برکت سے سکون پُر رونق آباد و متمدن ہو جاتا تھا ... آہ۔ یہ ایک قصۂ پارینہ ہے۔

مساجد الہٰی

۔ ایک مسجد اور اس کی سادہ اور بے نقش و آشکال دیواریں مجسم وعظ و حق ہیں جب کہ امام قرآن پڑھ رہا ہو ... اس کے نمازیوں کی صفوں کے نظارہ وحدت سے بڑھ کر کوئی خطبۂ تبلیغ اور درسِ دلائل نہیں جبکہ ایک ہی خدا کے بندے کاندھے سے کاندھا جوڑے کھڑے ہوں خدا کی قائم کی ہوئی اخوّت دکھلا رہے ہوں ... مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا وسیلہ فوز و فلاح ہے، مساجد کے مجامع ہیں اور ان کا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھتا جائے گا ... اتنا ہی وہ اپنے تمام دینی اور دنیوی محاسن سے بہرہ مند ہوں گے ان کے دکھ درد کا علاج ہمیشہ یہیں سے ملا ہے اور اب یہیں سے ملے گا۔ ....

جو لوگ کہتے ہیں کہ مسجد صرف نماز کے لئے ہے ان سے پوچھنا چاہیئے کہ فوجوں کی تیاری اور ترتیب اور اس کے لئے مالی اعانات کی فراہمی مفتوحہ بلاد کے ملکی انتظامات وغیرہ ان کی اصطلاح میں کس قسم کے کام ہیں۔

میاں محمد ذوالفقار علی

فحاشی پھیلانے میں فلم کا کردار

مملکت پاکستان دورِ جدید میں ایک پہلی مملکت ہے جو ایک فکر کی بنیاد پر ۱۹۴۷ء میں وجود میں آئی۔ مختلف زبانیں بولنے والوں نے ایک محاذ پر اکٹھے ہو کر ایک علیحدہ خطہ سرزمین کا مطالبہ کیا جہاں ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل ہدایات الٰہی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اتنی قربانیاں دیں جس کی مثال آج تک اس روئے زمین پر نہیں ملتی۔ سکھوں اور ہندوؤں نے ان پر ظلم کی انتہا کر دی مسلمانوں کے گھروں لوٹ کر نذر آتش کر دیا بچوں کو ماؤں کے سامنے قتل کیا ہزاروں جوان عورتوں اور کم عمر لڑکیوں کو اپنے پاس رکھ لیا پاکستان کے معروض وجود میں آنے بعد اس کی قیادت ایسے افراد کے سپرد ہوئی جو سرزمین پاکستان میں خدا کا آئین نافذ نہ کر سکے اور نظریہ پاکستان سے منحرف ہو گئے اور امت مسلمہ کو اس آئین کی جھولی میں ڈال دیا جو انگریز ورثہ میں چھوڑ گئے تھے پچھلے تیس سال مغربی تعلیم یافتہ پیشہ ور اور غیر اسلامی ذہنیت رکھنے والے سیاست دان اس پاکستانی قوم پر خود ساختہ غیر اسلامی آئین ٹھونستے رہے۔ ان سیاست دانوں کے برے افعال سے پاکستان کا ماحول اور معاشرہ بری طرح متاثر ہوا۔ یکے بعد دیگرے جو حکمران جماعت بھی برسر اقتدار آئی انہوں فلم انڈسٹری کو خوب فروغ دیا۔ اس انڈسٹری نے عریاں اور فحش فلموں کی نمائش فحش تصاویر فحش لٹریچر کے ذریعے کم وبیش سارے ملک کا معاشرہ گندہ اور ناپاک کر کے رکھ دیا

گو ماحول، معاشرہ اور سوسائٹی کے گندہ ہونے کے اور بھی کئی اسباب ہیں ان میں خاص طور پر عریاں۔ فحش فلمیں۔ فحش تصاویر اور فحش گانے ایسے ہیں جنہوں نے افعال بد کے جراثیم پھیلائے اور لوگوں کے اخلاق، کردار اور سیرت کے لئے مہلک ثابت ہوئے۔ فلم بینی ایسا خطرناک مرض ہے جس نے مسلمان قوم کی اکثریت کے کردار کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے قوم کی نئی نسل ناچ رنگ فلمی گانوں اور دیگر خرافات میں ایسے مستغرق ہو گئی کہ ان کی اصلاح کرنا مشکل نظر آتا ہے ان برے نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے عورتوں میں استلذاذ بالمثل کا مرض پیدا ہو جاتا ہے یعنی عورت کسی دوسری عورت پر فریفتہ ہو جاتی ہے نوجوان لڑکیاں اور نوجوان لڑکے نام نہاد خوبصورت فلمی اداکاروں پر ایسے عاشق ہو جاتے ہیں کہ انہیں دین و دنیا تک بھی خبر نہیں رہتی اور اس یکطرفہ عشق کا نتیجہ مہلک ثابت ہوتا ہے حسین نیم عریاں فلمی اداکارہ جب سکرین پر اپنی دل کش آواز۔ فحش گانوں کا مظاہرہ کرتی ہے تو تماشائیوں کے اوپر اس کا کیا اثر پڑتا ہے جب جذبات شہوانیہ کو ابھارنے والے مناظر سامنے آتے ہیں تو کمزور دل مرد و عورت جن کا ذہن دین اسلام سے خالی ہوتا ہے اور دوسرے مغربی تعلیم یافتہ دین اسلام سے بے بہرہ افراد کے جذبات پر اثر پذیر ہوتے ہیں اور ان کی لذت شہوانیہ کو ابھارتے ہیں اور بہت سے غیر شادی شدہ افراد اپنے نفس پر زنا کا دروازہ کھولنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کر لیتے ہیں۔ ان تمام خرافات کی نشر و اشاعت کا مقصد اسلام دشمنی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روکنا ہے اور رسول اللہ کی اطاعت سے برگشتہ کرنا ہے۔ فلم انڈسٹری کا وجود ہی کتاب و سنت کے خلاف ہے اس کے مناظر سیرت و کردار اخلاق کیلئے زہر قاتل ہیں جس کو اسلام نے حرام قرار دیا ہو اس سے کوئی عبرت اور نصیحت حاصل نہیں ہوتی بلکہ شرم و حیا غیرت اور عزت کوئی باقی نہیں رہتی فحش فلمیں، فحش تصاویر اور فحش گانے اسلام کی نظر میں ایک سنگین جرم ہیں اسلام ایسی خرافات کو ہرگز برداشت نہیں کرتا بلکہ سختی سے منع کرتا ہے فلمی خرافات اسلامی ملک میں کسی صورت بھی زیب نہیں دیتیں۔ اسلامی حکومت کے حکمران طبقہ پر اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ماحول اور معاشرہ کو کسی قیمت پر گندہ نہ ہونے دیں اور اسلامی ریاست میں ماحول اور معاشرہ کو اس حالت میں قائم رکھا جائے اور طرز زندگی کا معیار ایسا قائم کرنے کی طرف قدم اٹھایا جائے جیسا معیار قرون ثلاثہ میں قائم ہوا تھا حکومت اس کی طرف خاص توجہ دے اور پاکستان کے ادارہ ریڈیو۔ ٹی وی کے پروگرام مرتب کرنے والوں کو ہدایات جاری کریں کہ وہ واہیات اور غیر اخلاقی پروگراموں کے ساتھ قرآن اور سنت کی روشنی میں تبلیغ اسلام۔ تفسیر قرآن کا مواد نشر کر کے اسلامی معاشرہ کی جھلک پیش کریں فلم انڈسٹری اور فلم سازی کو غیر شرعی قرار دے کر ختم کریں سینماؤں کے تمام لائسنس ختم کر کے سینماؤں کی عمارات میں دینی مدرسے اور اسلامی ادارے قائم کریں جہاں بگڑے افراد کی اصلاح کا کام سر انجام پائے۔

تبصرۂ کتب

"عزم نو" کا اسلامی نظام تعلیم نمبر

تبصرہ
ابو سلمان شاہ جہانپوری

یہاں تعلیم کے ماہرین بھی ہیں۔ تعلیم میں اعلیٰ ڈگری رکھنے والوں کی بھی کمی نہیں، تعلیم کے موضوع پر تصنیف و تحقیق کرنے والے ادارے بھی موجود ہیں۔ اور تعلیم کے موضوع پر شائع ہونے والے سرکاری اور غیر سرکاری رسائل بھی متعدد ہیں۔ لیکن ماہرین کی سب سے بڑی خوبی صرف یہ ہے۔ کہ وہ ماہر ہیں اور ملک و بیرون ملک کی اعلیٰ ڈگریاں ان کے پاس ہیں۔ اداروں کے پاس وسائل ہیں مگر کام ہر جگہ عنقا ہے۔ کسی شخص یا ادارے کو اپنے کام پر اتنا اعتماد نہیں کہ وہ میر انیس کا ہم زبان ہو کر کہہ سکے۔

لگا رہا ہوں مضامین نو کے انبار
خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

نہ تحقیق کا معیار نہ ہے نہ افادیت نہ اس کی ادبی حیثیت نہ فکر ہے نہ مسائل کا تجزیہ ہے۔ نہ مستقبل کے لئے کوئی روشنی کی کوئی کرن۔ لیکن جس طرح رات کی تاریکی جب اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو ستارہ صبح روشنی کی نوید بن کر نمودار ہوتا ہے۔ اور اپنی ہلکی کرنوں اور مدہم روشنی سے تاریکی کے سحر کو توڑ دیتا ہے۔ اسی طرح تعلیمی افکار کی بیچیدگی معیار کی پستی، افادیت کے فقدان اور منزل اور نصب العین کے عدم احساس کی تاریکی میں امید کی ایک کرن بھی نظر آئی۔ اور اس ایک کرن نے پاکستان کے نظام تعلیم مستقبل کی طرف سے مایوسی کے تمام احساسات کو دل سے مٹا دیا۔ تاریکی میں امید کی یہ کرن "عزم نو" کے اسلامی نظام تعلیم نمبر کی شکل میں نمودار ہوئی ہے۔ پونے سات سو صفحے کا یہ نمبر شائع ہوگیا۔ اس میں نہ تو گورنمنٹ کی کوئی امداد حاصل کی گئی ہے۔ اور نہ چندے کے لئے کوئی تحریک چلائی گئی۔ نہ اس کے منصوبے کی تشہیر کی گئی تھی۔ نہ تقریب اشاعت کا ہنگامہ برپا کیا گیا۔ نہ کسی وزیر مہمان خصوصی کے لئے اسٹیج سجایا گیا۔ اور نہ لاکھوں کا بجٹ بنایا گیا نہ ہزاروں آمد و رفت پر خرچ کئے گئے لیکن جو کام سامنے آیا۔ تو عقل حیران اور آنکھیں کھلی رہ گئیں۔ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جو چند بوریا نشینوں اور بے سر و سامان طالب علموں نے انجام دیا۔ یہ طالب علم اپنی ہمت اور اخلاص و سعی ماہرین تعلیم فارن کے ڈگری ہولڈرز اور وسائل تعلیمی و علمی اداروں پر نہ صرف فوقیت لے گئے بلکہ ان کے لئے اپنے نقش قدم راہنما چھوڑ گئے۔

کسی جریدے کے خصوصی نمبر سے اس موضوع پر ایک جامع و متوازن تصنیف کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ ایک نمبر میں مختلف قسموں اور حیثیتوں کے مضامین ہوتے ہیں۔ سب کا معیار یکساں نہیں ہوتا۔ زبان و اسلوب کی صحت اور رنگینی کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے کوئی ایک کسوٹی تمام مضامین کے لئے کام نہیں دے سکتی۔ لیکن ایک نمبر میں مضامین و افکار کا تنوع دائرہ بحث کی وسعت مسائل و مباحث کا پھیلاؤ۔ ایک تصنیف سے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن افادیت کا کوئی ایک پہلو نہیں ہوتا۔ اس لئے نمبر کی اہمیت اس موضوع پر تصنیف سے کسی طرح نہیں زیادہ ہوتی ہے۔

زیر نظر نمبر میں تعلیم کے موضوع پر ایک اعلیٰ اور بلند پایہ نمبر کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ نمبر کے مضامین سے تعلیم کے ہر پہلو پر روشنی پڑتی ہے تاریخ تعلیم کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کا قابل فخر سرمایہ سامنے آتا ہے۔ افکار تعلیم کی شکل میں اسلام کی ذہنی تہذیبی و ثقافتی اور اخلاقی و ملی روایات کا علم ہوتا ہے۔ اس سے موجودہ دور میں تعلیم و تربیت نظم و نسق اور نصاب کے مسائل کی پیچیدگیوں سے بڑھ کر تعلیمی مقاصد کی گمشدگی کا علم ہوتا ہے۔ مسئلہ نظام یا نصاب کا ہو مقاصد یا تعلیم و تربیت کا کسی خرابی کا ہو۔ یا مسائل کی الجھنوں کا اور اخذ نتائج میں مشکلوں اور رکاوٹوں کا ہو۔ جب تک ان مسائل کا صحیح تجزیہ نہ کیا جائے۔ اور نقد کی کسوٹی پر ایک ایک چیز کو پرکھا نہ جائے۔ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا نہیں جا سکتا۔ اس نمبر میں موجودہ نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کی خرابیوں اور خامیوں پر نہایت دلسوزی سے نظر ڈالی گئی ہے مفید اور قابل عمل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ مقاصد کی متاع گمشدہ کا پتہ چلانے کی کوشش کی ہے۔ مستقبل کے بارے میں ان اصحاب دعوت کے ولولوں اور ہمتوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ایک عظیم تعلیمی انقلاب اور اصلاح حال کی بہترین توقعات سے ہمیں دستبردار نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ وقت دور نہیں کہ یہی بے مایہ اور بے سر و سامان جمعیتہ طلباء اسلام

کے کارکن اپنے کعبۂ مقصود کی تعمید میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور موجودہ دور کی تاریکی کے بعد صبح کی روشنی نمودار ہوگی۔

اس نمبر کے قلم کاروں میں برصغیر پاک و ہند کے مشہور اہل قلم شامل ہیں۔ بعض مرحوم اصحاب علم مثلاً مولانا سید سلیمان ندوی رح، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا ابوالکلام آزاد رح وغیرہ کے مضامین و خطبات موجود ہیں۔ جو اپنے معیار علمی کی بلندی اور افکار کی عطر بیزی میں اور اپنی افادیت و اہمیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں قدیم علوم و فنون کے علماء کے ساتھ جدید تعلیم کے ماہرین و مفکرین بھی شامل ہیں۔ مضمون نگار اور اُس کی تحقیقات و افکار کے تمام پہلوؤں سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مطالعہ میں کسی مضمون کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔

شروع میں ۷۴ صفحات پر مشتمل منظور احمد جاوید صاحب مدیر "عزم نو" کے قلم سے ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مختلف ادوار میں مختلف نظام ہائے تعلیم کا تجزیہ، تاریخ تعلیم اور موجودہ نظام تعلیم کی خامیاں بیان کی گئی ہیں۔ اسلامی دور میں ترقی تعلیم اور مسلمانوں کے علمی و سائنسی کمالات کا جائزہ لیا گیا ہے آخر میں موجودہ نظام تعلیم کی اصلاح کے لئے بڑی ٹھوس اور مفید تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

یہ مقدمہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے اور اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔ کہ لکھنے والے خود بھی ایک طالب علم ہیں۔ یہ نمبر کوئی بھی مرتب کرتا۔ اور کوئی ادارہ اسے شائع کرتا۔ اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہ ہوتا۔ لیکن اس صورت میں کہ یہ کارنامہ طالب علموں کا ہے۔ دل میں اس کی قدر بہت بڑھ جاتی ہے۔

اور اسی لئے یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ ان کی ہمت افزائی کی جائے ان کی کوششوں کو سراہا جائے۔ اور نمبر کی اشاعت میں بڑھ کر حصہ لیا جائے۔ تاکہ دوسرے موضوعات پر ان سے بہتر سے بہتر کام کی توقع کی جا سکے۔

کتابت و طباعت اچھی ہے۔ کاغذ عام اخباری استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے زیادہ کی ان سے توقع بھی نہیں کی جا سکتی ہے۔ جس طرح مضامین کا علمی معیار اور ترتیب و تدوین کا حسن توقع سے زیادہ ہے۔ اسی طرح پروف ریڈنگ کی غلطیاں توقع سے زیادہ ہیں ایسے علمی اور تعلیمی نمبروں میں بڑی احتیاط لازم ہوتی ہے۔ اگر اس نمبر میں عمدہ کاغذ کا اہتمام کیا جاتا۔ اور نیشنل بک فاؤنڈیشن کے معیار قیمت کے مطابق اس کی قیمت مقرر کی جاتی تو سوا سو سے ڈیڑھ سو روپے تک اس کی قیمت وصول ہوتی۔ لیکن جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں نے اپنے عجز و انکساری کے مطابق اس کی قیمت صرف تیس روپے رکھی ہے۔ ڈیڑھ سو روپے بھی قیمت رکھی جاتی۔ تو اس کی علمی، تعلیمی اہمیت کے لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن اس کی موجودہ قیمت تو زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ

"سرمۂ مفت نظر ہوں میری قیمت یہ ہے"

افسوس اس صاحب علم و شائق تعلیم کے ذوق پر جو اس قیمت پر بھی اس کا خواہاں نہ ہو۔

یہ نمبر دفتر جمعیت طلباء اسلام ۲ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور اور کلامی کتب خانہ سراج منزل عقب جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ سے دستیاب ہے۔

بقیہ:- سکائی لیب

تجربوں سے نوع انسانی کا سکون تہ و بالا کر دیا ہے۔ اُن کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں میں مقدمے چلائے جائیں جیسا کہ ۲۰/ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو جنگی جرائم روکنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اور جنگی مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ ان میں ہٹلر کے ساتھی گوئرنگ این ٹروپ کائیٹیل جیسے لیڈروں نے انسانیت سوز اور جنگی جرائم کا ارتکاب کیا تھا ۱۶/ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں پھانسی اور عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ اسی طرح جاپان کے جنگی مجرموں کے خلاف مقدمات چلائے گئے۔ جن میں قابل ذکر شخص ٹوجو تھا۔ جو جنگ کے زمانے میں جاپان کا وزیر اعظم تھا۔

شہر شہر سے

ترتیب قمر ہاشمی

عوام اسلامی نظام یا انگریز کے بنائے ہوئے قانون میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں

لادینی قوتوں کے اتحاد کے پیش نظر اسلام پسند طاقتیں بھی متحد ہو جائیں، مولانا درخواستی

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ لادینی طاقتیں متحد ہو گئی ہیں اور دینی طاقتیں آپس کے اختلافات کا شکار ہیں عوام کو چاہئے کہ وہ ایسے لوگوں کا تعاقب کریں اور ان کو اختلافات سے روک دیں انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں جو اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کام کر رہی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر لادینی طاقتوں کے خلاف ایک منظم جدوجہد کا آغاز کر دیں انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ قومی اتحاد ملک کی سلامتی اور تحفظ کی خاطر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے اپنے اندر نظم و ضبط اور تحمل و بردباری پیدا کریں اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں مولانا درخواستی نے واضح کیا کہ پاکستان کی بقاء نہ سرمایہ دارانہ نظام میں ہے اور نہ سوشلزم میں ہے بلکہ اسلامی نظام حیات پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس وقت ملک کی سرحدوں پر خطرات کے بادل امڈ رہے ہیں لیکن ملک کی بعض نام نہاد اسلام کی نام لیوا جماعتیں اس ملک میں مذہبی منافرت کو فروغ دے رہی ہیں اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قومی اتحاد کو بدنام کیا جا رہا ہے مولانا درخواستی نے کہا کہ آنے والے عام انتخابات فیصلہ کن انتخابات ہوں گے اور عوام نے فیصلہ کرنا ہو گا کہ وہ انگریز کا قانون چاہتے ہیں یا اسلام کا انہوں نے کہا یہ قوم کی بدقسمتی ہے کہ انگریز تو ملک چھوڑ گیا لیکن اس کا قانون ابھی تک ہمارے اوپر مسلط ہے اور شرعی عدالتوں سے مذاق ہو رہا ہے

انتخابات ضلع ملتان

گذشتہ دنوں ضلعی انتخابات کے سلسلے میں مدرسہ قاسم العلوم میں ضلع بھر کے نمائندگان کا اجلاس منعقد ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار نمائندگان اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ جناب قاری نظام الدین صاحب کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ آغاز کے ساتھ ہی ناظم عمومی نے ضلع کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ ان کی رپورٹ کے مطابق تحصیل ملتان میں (۶۲) تحصیل کبیر والا میں (۴۵) تحصیل خانیوال میں (۲۳) تحصیل شجاع آباد میں (۲۲) تحصیل لودھراں میں (۱۲) نئی شاخیں قائم کی گئیں۔ ان شاخوں کے قیام میں جہاں تحصیل کے عہدیداروں نے اہم کردار ادا کیا ہے وہاں خصوصی طور پر ضلعی امیر جناب پیر خورشید عباس گردیزی ضلعی مبلغ جناب مولانا منظور الحق صاحب رحمانی اور جناب مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی قابل صد تحسین ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ جماعتی سرگرمیوں کو آگے لے جانے میں مذکورہ بالا موصوف حضرات نے شب و روز انتھک کام کیا۔ مجموعی طور پر ضلع بھر میں تقریباً پندرہ ہزار افراد نے جمعیۃ کی باقاعدہ رکنیت قبول فرمائی ضلعی مجلس عمومی کے ۱۴۰۰ افراد کو شناختی کارڈ تقسیم کئے گئے ۱۷۱ نئی شاخیں قائم کی گئیں۔ اس قابل فخر کارنامے کے لئے مرکزی ناظم جمعیۃ مولانا زاہد الراشدی صاحب امیر ضلع اور جناب ناظم عمومی نے ضلع بھر کا دورہ کیا۔ خانیوال۔ کچا کھوہ، میاں چنوں، کبیر والا، جہانیاں، قادر پور راں لودھراں، کہروڑ پکا، دنیا پور، شجاع آباد، جلال پور، بہادر پور، مظفر آباد، قاسم بیلا، ایاز آباد ملتان میں دورہ کیا۔ اور ان مقامات میں جلسے بہت کامیاب رہے۔ جہاں تک ضلعی دفتر ملتان کا تعلق ہے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ اس دفتر میں ہر وقت مظلوم لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور تمام فیصلے امکانی حد تک حق و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ثالثی کی صورت میں کئے جاتے ہیں۔ حق و انصاف کے لئے تمام کارکن خصوصی طور پر ضلعی امیر کی قیادت میں مستعد رہتے ہیں تمام کارکنوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ حکومت کے کسی محکمے میں بھی بے انصافی نہ ہو رہی ہو تو ہمارے کارکن اس کے خلاف سینہ سپر رہتے ہیں ضلع ملتان جمعیۃ علماء اسلام ایک فعال جماعت کی حیثیت سے دن رات لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہے جمعیۃ کے انتھک کارکن بلا امتیاز مذہب و ملت لوگوں کے فلاحی کاموں کے لئے مصروف عمل ہیں ہمیں یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں کہ قومی اتحاد میں شامل دیگر جماعتیں اس مستعدی سے کام نہیں کر رہی ہیں۔ حلقے جمعیۃ کے جیالے کارکن سرگرداں رہتے ہیں۔ ملتان شہر کی جماعت کو ایک فعال حیثیت دینے میں جہاں جناب حاجی حق نواز صاحب حاجی ہدایت اللہ صاحب، خلیفہ یعقوب وغیرہ نے جو اہم کردار ادا کیا ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔ اور اب شہر کے نئے انتخابات کے بعد جناب حاجی محمد یعقوب جالندھری کی قیادت میں نوجوانوں کی نئی قیادت ابھری ہے

ملتان شہر کی جمعیتہ جس کے روحِ رواں جناب نور عالم قریشی ایڈووکیٹ جناب حکیم مختیار احمد صاحب، جناب ملک غلام صابر۔ جناب نور احمد، جناب حافظ مقصود احمد، جناب حاجی محمد شفیع صاحب، جناب صغیر حسین شاہ صاحب، جناب سعید احمد مجاہد صاحب اور نجم الحسن صاحب وغیرہم جماعتی تنظیم اور لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مصروف ہیں حالیہ منعقدہ اجلاس میں بجٹ کے متعلق قراردادیں پاس کی گئیں اور اس بجٹ کو عوام کا قاتل بجٹ قرار دیا گیا۔ اور وزیر خزانہ کو فوری طور پر برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۱۷ نومبر کو عام انتخابات کے انعقاد کا بغیر کسی التوا کے مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں شرعی عدالتوں میں جید علماء کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے

سرپرست :۔ (۱) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ
(۲) حضرت مولانا فیض احمد صاحب۔
امیر :۔ جناب پیر سید خورشید عباس گردیزی
نائب امیر اول :۔ مولانا امان اللہ صاحب
نائب امیر دوم :۔ قاری نظام الدین
ناظم عمومی :۔ مولانا عبدالقادر قاسمی
ناظم اول :۔ مولانا عبدالحق مجاہد
دوم :۔ قاری محمد ادریس صاحب
خزانچی :۔ خواجہ محمد افضل حق
سالار :۔ قاری شبیر حسن نائب
ناظم نشر و اشاعت :۔ جناب ملک عطا محمد

یاد رہے کہ بلا مقابلہ منتخب ہونے والوں میں جناب امیر صاحب، جناب ناظم نشر و اشاعت جناب خزانچی صاحب اور جناب سالار صاحب قابلِ ذکر ہیں۔

انتخابات کی نگرانی جناب سید امیر حسین شاہ صاحب، جناب چوہدری شوکت علی صاحب اور جناب قاری نور الحق صاحب قریشی نے کی

ضلعی انصار الاسلام کی سرگرمیوں پر اظہار اطمینان کیا گیا اور ان کی مجاہدانہ کاوشوں پر ضلعی سالار جناب قاری شبیر حسن نائب کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ جلسہ مدرسہ قاسم العلوم میں انتظامی صلاحیتوں پر تمام مجاہدین کو سراہا گیا اور ضلعی جمعیتہ طلباء اسلام کی تنظیمی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے ضلعی عہدیداران طلباء کی ہردل عزیز شخصیت جناب قمر الحق صاحب مومنانہ خیاب خواجہ عزیز الرحمان صاحب جناب میاں عبدالغنی صاحب، محمد اعظم نجم صاحب اور محمد اقبال قریشی وغیرہم کو مبارک باد دیتے ہوئے جمعیتہ طلباء اسلام کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہونے کی دعا کی گئی۔ آخر میں مولانا محمد عبداللہ خادم کی شبانہ روز مساعی برائے دفتر کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

عہدیداروں کو مبارکباد

جمعیتہ العلماء اسلام زون ۱۲ ضلع لاہور کے امیر الحاج معین الدین نظامی اور ناظم اعلیٰ شیخ عبدالرحمان نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا حمید الرحمٰن اور مولانا نذیر احمد سیال کو جمعیت علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر اور ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد دی ہے۔ مشترکہ بیان میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب جمعیتہ علماء اسلام ان حضرات کی قیادت میں ضلع لاہور کی سب سے بڑی جماعت ہوگی۔

اظہار تعزیت

جمعیتہ علماء اسلام زون ۱۲ کا ایک ہنگامی اجلاس زیرِ صدارت الحاج معین الدین نظامی منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ جمعیت طلباء اسلام کے ناظم اور جمعیتہ علماء اسلام زون ۱۲ کے سالار اعلیٰ حافظ محمد شفیق کے بھائی حافظ محمد شعیب کے اچانک انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اجلاس میں حافظ صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی اور لپسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کی گئی۔

انتخابات ضلع تھرپارکر

جمعیتہ علماء اسلام کا ایک انتخابی اجلاس مدرسہ حمیدیہ احیاء القرآن میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے کنوینر حاجی کرامت اللہ صاحب نے کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ضلعی جمعیت کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر :۔ حکیم مولانا محمد دین صاحب
نائب امیر :۔ مولانا محمد اسحاق صاحب
ناظم اعلیٰ :۔ فضل الرحمان صاحب
نائب ناظم :۔ مولوی محمد موسیٰ صاحب
خازن :۔ حاجی عبدالغفور صاحب
سالار :۔ حافظ محمد اسماعیل //

لعبد میں اجلاس نے ملکی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ (۱) شریعت بنچوں میں علماء کرام کو لیا جائے (۲) زکوٰۃ کمیٹیوں میں علماء کرام کو نمائندگی دی جائے (۳) عوام کے مسترد کئے ہوئے بجٹ کو فوراً واپس لیا جائے (۴) دیہاتوں میں بڑھتی ہوئی چوریوں پر فوراً قابو پایا جائے اور عوام کو اس مصیبت سے نجات دلائی جائے۔

اوچ شریف کا انتخاب

گذشتہ دنوں دفتر جمعیت علماء اسلام میں زیرِ صدارت جناب خان غلام سرور خان امیر جمعیت ضلع بہاولپور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

انتخاب علاقہ اوچ شریف

سرپرست :۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بڈانی اوچ شریف
امیر :۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی اعوان اوچ شریف

نائب امیر اول: محمد بخش سوڑھا اوچ شریف

نائب امیر دوم: حاجی فضل الٰہی وڑکرو نجھا خیر پور

- - - - - - - - - - - -

ناظم اعلیٰ: رشید احمد عباسی اوچ شریف

ناظم: مولوی عبد الخالق ارشد حلیم پور

ناظم نشر و اشاعت: محمد یوسف خان سنتونی

ناظم دفتر: محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر

سالار: مولوی نذیر احمد صاحب لوناری

خزانچی: حاجی غلام عباس اوچ شریف

انتخاب شہر اوچ شریف

سرپرست: حاجی عبد الرزاق سوڑھا

امیر: مولانا عبد الواحد بڈانی اوچ شریف

نائب امیر اول: حاجی محمد صدیق ″

نائب امیر دوم: منشی عبد العزیز ″

ناظم اعلیٰ: محمد صدیق سوڑھا ″

ناظم: محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر ″

ناظم نشر و اشاعت: جمیل الرحمان جمیل

سالار: جناب گل محمد صاحب سوڑھا

خزانچی: جناب حاجی جنداڈا صاحب ″

انتخاب ذیلی تنظیمیں ضلع وہاڑی

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر 225/EB تحصیل وہاڑی

امیر: جناب مولانا محمد یار صاحب

نائب امیر: مولانا بشیر احمد صاحب

ناظم عمومی: جناب محمد رفیق صاحب

ناظم: مولانا محمد سلیمان صاحب

ناظم نشر و اشاعت: مولانا منظور احمد

خازن: جناب عبد الرشید صاحب

خادم علماء الحق: محمد زمان قاسمی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وہاڑی۔

جنگل برالی تحصیل وہاڑی

امیر: حافظ محمد سلیم صاحب

نائب امیر: جناب غلام لیسین

ناظم عمومی: ڈاکٹر عبد الستار صاحب

خازن: محمد مرسلین صاحب

چک نمبر 192/EB عرف 29

امیر: صوفی نور صمند صاحب

نائب امیر: مولانا علیم الدین صاحب

ناظم عمومی: حاجی شاکر صاحب

ناظم: صوفی محمد لیسین صاحب

خازن: حافظ محمد حنیف صاحب

چک نمبر 56/WB بدھا نوالہ تحصیل وہاڑی

امیر: جناب الحاج اللہ بخش خان بدو

ناظم عمومی: مولانا محمد قاسم صاحب

خازن: حضرت مولانا عبد القدوس خطیب

چک نمبر 65

امیر: حضرت مولانا محمد امین صاحب

ناظم عمومی: جناب محمد رشید صاحب عرف فوجی

خازن: چوہدری تاج دین صاحب

چک نمبر 57

امیر: مولانا محمد اسماعیل صاحب

ناظم عمومی: مولانا اللہ بخش صاحب خطیب

خازن: غلام سرور صاحب

چک نمبر 62/WB

امیر: حافظ نظام الدین صاحب

ناظم عمومی: جناب محمد رفیق صاحب

خازن: جناب خان محمد صاحب

چک 23/W.B

امیر: حضرت مولانا عبد الغفور خطیب

نائب امیر: خان غلام سرور خان

نائب امیر دوم: محمد یوسف صاحب

ناظم عمومی: محمد لیسین صاحب

ناظم: سردار محمد صاحب

خازن: نذیر احمد صاحب

چک 5/WB

امیر: مولانا محمد حیات صاحب

نائب امیر: چوہدری عبد الستار ″

ناظم عمومی: مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب

ناظم: حافظ محمد اشرف صاحب

خازن: صوفی فقیر محمد گجر

سالار: مولوی احمد دین صاحب ڈوگر

چک نمبر 43

امیر: صوفی عطاء محمد صاحب

نائب امیر: غلام محی الدین خان صاحب

ناظم عمومی: جناب عبد اللطیف صاحب

خازن: حافظ عبد الجبار صاحب

چک نمبر 50/W.B

امیر: حاجی محمد رفیق صاحب نمبردار

نائب امیر اول: صوفی عبد الحمید صاحب

نائب امیر دوم: صوفی محمد بشیر صاحب

ناظم عمومی: حافظ محمد ہارون صاحب

نائب ناظم: ڈاکٹر عبد السلام صاحب

خازن: حافظ علیم الدین صاحب

سالار: غلام محمد صاحب

چک نمبر 48/W.B

امیر: صوفی محمد صدیق صاحب

ناظم عمومی: حافظ سعید احمد صاحب

خازن: حافظ اللہ بخش صاحب

سالار: حافظ خدا بخش صاحب

چک نمبر 105

امیر: حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب

نائب امیر: مولانا شاہ محمد صاحب

ناظم عمومی: حافظ عبد اللطیف صاحب

خازن: محمد لیسین ولد نیاز محمد صاحب

چک نمبر 35/WB گھمبیر انوالا

امیر: حکیم حافظ محمد یوسف صاحب بھوپالی

نائب امیر: جناب حاجی دا نجھا صاحب

ناظم عمومی: مولانا محمد اشرف صاحب

ناظم: جناب غلام حیدر صاحب

خازن: محمد نواز صاحب

چک نمبر 4/WB

امیر: حضرت مولانا محمد امین صاحب

نائب امیر: جناب محمد سرور صاحب

ناظم عمومی: قاری عبد المجید صاحب

خازن: قاری محمد انور صاحب

چک 93/WB

امیر: - - - مولانا محمد عارف صاحب

ناظم عمومی: - - میاں خان محمد صاحب

خازن: - - - - محمد نذیر صاحب

چک 151-7-3 WB-WB

امیر: - - - مولانا عبد الرحمن صاحب

نائب امیر: - جناب کریم نواز صاحب

ناظم عمومی: - جناب حسن محمود صاحب

ناظم: - - - حافظ نذیر احمد صاحب

ناظم نشر و اشاعت: منظور احمد صاحب

خازن: - - جناب اللہ بخش صاحب

سالار: - - حافظ خالد محمود صاحب

چک 52/W.B

امیر: - - - حافظ محمد صدیق صاحب

نائب امیر: - حافظ غلام قادر صاحب

ناظم عمومی: - - مولانا عبد الستار صاحب

خازن: - حافظ محمد حنیف صاحب

چک 65/WB

امیر: - - - خان فلک شیر خان صاحب

نائب امیر: - - - عطاء محمد صاحب

ناظم عمومی: - ملک محمد بخش بھارا

خازن: - - ملک سلطان صاحب بھارا

چک 45/W.B مارتھانوالا

امیر: - حکیم مولانا محمد دین صاحب

نائب امیر: جناب محمد شریف صاحب

ناظم عمومی: - جناب حکیم عبد الحکیم صاحب

ناظم: - - مہر نور محمد صاحب

خازن: - - - مہر دوست محمد شاہد

سالار: - - - محمد زمان قاسمی

انتخاب تحصیل جڑانوالہ

سرپرست: - مولانا مقبول الرحمن فاضل دیوبند

امیر: - - - مولانا مسعود الرحمن صاحب

نائب امیر اول: حکیم مولانا علی محمد صاحب

نائب امیر دوم: - - مولانا افراہیم صاحب

ناظم اعلیٰ: - - - ڈاکٹر محمد یامین کلسی

نائب ناظم اول: - مولانا سعید اللہ صاحب

نائب ناظم دوم: - - - جہان خان صاحب

خازن: - - - حاجی محمد ابراہیم صاحب

سالار: - - میاں محمد صادق صاحب

نائب سالار: - - محمد علی کھرل

شہر جڑانوالہ

سرپرست: - چوہدری عبد الغفور صاحب

امیر: - - - مولانا محمد زاہد مدظلہ

نائب امیر اول: - - چوہدری محمد یوسف

نائب امیر دوم: - شیخ غلام حسین صاحب

ناظم اعلیٰ: - - - ڈاکٹر غلام صاحب

نائب ناظم اول: - شیخ عبد الرشید گوریجہ

ناظم نشر و اشاعت: - ڈاکٹر محمد یامین کلسی

خازن: - - - مولوی غلام رسول صاحب

سالار: - - محمد طفیل ناگرہ

نائب سالار: - - نجم الدین گوریجہ

آخر میں مولانا عزیز الرحمان ضلعی کنوینر نے دعا فرمائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

بمقام مکی مسجد ضلع رحیم یار خان میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام ربانی امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان ہوا۔

اجلاس میں لیاقت پور، خان پور رحیم یار خان، صادق آباد کے شہری اور دیہاتی حلقوں کے مندوبین نے شرکت کی

اجلاس میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کا سالانہ بجٹ برائے ۷۹ء علامہ غلام مصطفےٰ سیکرٹری جنرل نے پیش کیا مبلغ چونتیس ہزار روپے کو مختلف مصارف کے لئے اجلاس نے منظور کیا یہ رقم ضلع بھر کی جماعت پوری کریگی

اجلاس نے رضاکار دستے تیار کرنے کے لئے سالار ضلع قاضی عبد الحمید کو ہدایت کی کہ وہ ایک ماہ کے اندر تمام ضلع رضاکار تیار کرے۔

اجلاس نے کاپی فارم رکنیت جلد جمع کرانے تحصیلوں کے انتخابات کرانے پر بھی غور کیا۔

اجلاس نے مرکز کو سفارش کی ہے کہ نظام شریعت کانفرنس اور رائے ونڈ کے اجتماع کو مستقل کیا جائے۔

اجلاس نے کئی قرار دادیں منظور کیں ایک قرار داد میں دعوالہ کے مقام سے فوجی چھاؤنی کی تجویز واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

اجلاس نے ملکی بجٹ کو قوم پر ظلم قرار دیا۔

اجلاس نے مختلف افسران کی بھی شکایات کی ان کا پبلک کے ساتھ سلوک اچھا نہیں ہے۔ بالخصوص اے سی لیاقت پور تحصیلدار صادق آباد۔

اجلاس نے امن و امان کی صورت حال کو تشویشناک اور پولیس کے رویّہ کو افسوسناک قرار دیا ضلع بھر کے مندوبین نے چوری۔ اور پولیس رویّہ پر پریشانی کا اظہار کیا اجلاس نے حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس صورت حال پر کنٹرول کریں اجلاس نے سڑکوں کی کمی تعمیر میں سست رفتاری اور پیپلز ورکس کونسل میں عوام کی عدم نمائندگی پر سخت احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت ڈسٹرکٹ کونسل کے حسابات چیک کرے اور عوامی نمائندوں کے صلاح مشورے سے تعمیر و ترقی کے منصوبے بنائے۔

اجلاس نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا ہے کہ سیم زدہ علاقوں میں جہاں زیر زمین پانی میٹھا ہے ایک سال کے اندر بجلی پہنچائی جاوے نیز محض عیاشی و آرام کے لئے بجلی نہ ضائع کی جاوے

اجلاس نے چولستان کا رقبہ بے گھر بے زمین اور سیم زدہ لوگوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ایسے لوگ جن کے پاس پہلے زمین ہے یا جو چھوٹے خسران کے ذریعہ کاشتکار بنے ہیں ان کو ہرگز زمین نہ دے۔

اجلاس نے عوام سے رمضان المبارک

کا احترام کرنے اور حکام سے اپنی ذمہ داری محسوس کرنے کی اپیل کی ہے۔

اجلاس نے ربیع الاول کے اسلامی اعلان کو اسلام کے ساتھ دھوکہ قرار دیا ہے اور شرعی عدالتوں کی ترتیب پر سخت احتجاج کیا جو اسلام کے ساتھ مذاق کے مترادف

آضاخیل بالا کا تنظیمی اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام آضاخیل بالا کا تنظیمی اجلاس زیرِ صدارت جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد بیان کئے اس کے بعد حسب ذیل عہدیداران اور ممبران منتخب ہوئے۔

امیر۔ حضرت مولانا الحاج عبدالغیاث پیش امام
نائب امیر ۱:۔ جناب مولانا زیارت شاہ صاحب
نائب امیر ۲:۔ جناب رحیم اللہ صاحب
نائب امیر ۳:۔ جناب مولانا مخلص شاہ صاحب
ناظم عمومی:۔ جناب مولانا عاشق احمد پیش امام
ناظم:۔ ۔ جناب حافظ پہلوان صاحب
نائب ناظم ۱:۔ جناب مولوی سمیع اللہ صاحب
نائب ناظم ۲:۔ جناب مولوی فرمان اللہ "
خازن:۔ جناب حاجی سید اکل صاحب
نائب سالار:۔ جناب مشرف دین صاحب
ناظم نشرو اشاعت:۔ جناب مقبول احمد "

ممبران مجلس شوریٰ

غلام محمد صاحب، حاجی سیفور صاحب حاجی عبدالرزاق صاحب، سربلند صاحب، اول جان صاحب، اخانسب صاحب، ایاز اکبر صاحب غضنفر صاحب، محمد عمر صاحب، حاجی معروف شاہ صاحب، حاجی محمد شعیب صاحب، حاجی فقیر محمد حاجی بندہ خان صاحب، حاجی ولایت شاہ صاحب حاجی منیر جان صاحب۔ یقین شاہ صاحب، حاجی غلام شاہ صاحب۔ نعیم شاہ صاحب۔

- - - - -

ضلع میانوالی کی جماعتیں متوجہ ہوں

اس سے پہلے بھی بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی ہیں۔ آخری بار آپ پھر بذریعہ ترجمان اسلام گذارش کی جاتی ہے کہ ۲۰ رمضان المبارک مطابق ۱۴ اگست ۱۹۷۹ء تک تمام انتخابات مکمل کرکے دفتر ضلع میانوالی موتی مسجد کے پتہ پر روانہ فرمادیں جس جماعت کے انتخاب مقررہ تاریخ پر نہیں پہونچیں گے اسے ضلعی انتخاب میں نمائندگی نہیں دی جاوے گی۔

مندرجہ ذیل امور ضرور تحریر فرمادیں

۱۔ جماعت کا پورا انتخاب
۲۔ ہر بیس ممبران پر ایک ممبر معہ نام برائے ضلع میانوالی جو کہ انتخاب میں حصہ لے سکے
۳۔ ممبر سازی کی کاپی معہ رقم۔

جس قدر ممبر سازی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کا اپنے ہاں اندراج۔

گوٹھ مسو بوزدار کے انتخابات

گذشتہ روز حاجی محمد ابراہیم درس ناظم اعلیٰ ضلع حیدرآباد، محمد اشفاق اعوان ناظم اور حافظ عبدالسبحان سیکرٹری اطلاعات ونشریات تعلقہ ٹنڈو الہیار نے گوٹھ مسو بودار کا دورہ کیا اور وہاں پر جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں سے حاجی ابراہیم درس نے خطاب کیا اور اس کے بعد مسو بوزدار شاخ کے انتخابات عمل میں آئے جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

سرپرست:۔ ۔ ۔ حاجی جعفر
امیر:۔ ۔ ۔ ۔ مولانا حاجی
نائب امیر:۔ ۔ ۔ عبداللہ سموں
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ محمد عثمان
نائب ناظم:۔ ۔ ۔ محراب خان
خزانچی:۔ ۔ ۔ حاجی میوو

اس کے بعد دو قرارداد یں منظور کی گئیں

۱۔ گوٹھ مسو بوزدار کا پبلک کال آفس بحال کیا جائے
۲۔ گوٹھ مسو بوزدار جس کی آبادی تقریباً ۵۰۰۰ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ گوٹھ میں پرائمری اسکول کو مڈل سکول بنایا جائے۔

گوٹھ پیارو لنڈ کے انتخابات

گذشتہ روز محمد اشفاق اعوان ناظم اور حافظ عبدالسبحان سیکرٹری نشرو اشاعت تعلقہ ٹنڈو الہیار نے گوٹھ پیارو لنڈ کا دورہ کیا۔ اور وہاں پر حافظ عبدالسبحان سیکرٹری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور جمعہ کے بعد جمیعت علماء اسلام گوٹھ پیارو لنڈ کا انتخاب محمد اشفاق اعوان ناظم اور حافظ عبدالسبحان۔ سیکرٹری نشرو اشاعت کی موجودگی میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے

سرپرست:۔ ۔ ۔ سمیر اشاہ۔
امیر:۔ ۔ ۔ ۔ مقبول خان میو
نائب امیر اول:۔ مجاہد مفید خان صاحب
نائب امیر دوم:۔ صادق بخش خان
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ مولوی محمد حسین شاہ
نائب ناظم اول:۔ مقبول شاہ بخاری
نائب ناظم دوم:۔ محمد خان جمالی
خازن:۔ ۔ ۔ صوفی خلیل احمد شاہ

انتخابات کے بعد ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ گوٹھ پیارو لنڈ میں اردو پرائمری ٹیچر دیا جائے جب کہ گوٹھ پیارو لنڈ میں نئے سندھیوں کی آبادی اسی فیصد ہے۔ تیس سال سے کوئی اردو ٹیچر نہیں ہے۔

انتخابات ضلع خضدار

جمعیتہ علماء اسلام ضلع خضدار کے زیر اہتمام ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت مولانا ابوبکر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں پورے ضلع کی تمام تحصیلوں سے سینکڑوں افراد نے شرکت کی جس میں جمعیت علماء اسلام ضلع خضدار کے آئندہ تین سال کے لئے مجلس عاملہ کے انتخابات عمل میں آئے تمام ارکان نے پورے اخلاص سے مجلس عاملہ

کے عہدیداروں کو منتخب کیا جو مندرجہ ذیل ہیں
۱. سرپرست :۔ مولانا ابوبکر شیرانی ۔ خضدار
۲. سرپرست دوم :۔ مولانا قاضی الٰہی بخش بٹھ باغبانہ ۳. سرپرست سوم :۔ مولانا محمد سعید مینگل وڈھ ۔ ۴. سرپرست چہارم :۔ مولانا عبدالخالق صاحب ٹوٹک باغبانہ ۔ ۵. امیر :۔ مولانا قمر الدین صاحب فیروز آباد خضدار ۔ ۶. نائب امیر اول مولانا عبدالکبیر صاحب مینگل وڈھ ۔ ۷. نائب امیر دوم :۔ قاضی عبدالرحمان صاحب چھٹہ کررخ ۔ ۸ ۔ نائب امیر سوم :۔ سردار منیر محمد عمر باجوئی باغبانہ ۔ ۹. نائب امیر چہارم :۔ میر امان اللہ خان زہری ۔ زہری
۱۰. ناظم عمومی :۔ مولانا فیض محمد صاحب پیر عمر خضدار ۔ ۱۱. ناظم اول :۔ مولانا عبداللہ صاحب جنک زہری ۔ ۱۲. ناظم دوم :۔ مولانا حافظ محمد صاحب مینگل وڈھ ۔ ۱۳. ناظم سوم :۔ مولانا ۔ محمد اکبر زہری فیروز آباد ۔ ۱۴. ناظم نشریات مولانا نیک محمد صاحب ٹوٹک ۔ ۱۵. ناظم مالیات حاجی غلام رسول صاحب خضدار ۔ ۱۶. سالار مولانا غلام اللہ صاحب ترندین ۔

انتخاب قصبہ ملکہ ہانس

۱. سرپرست :۔ نور حسین مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن و خطیب ملکہ ہانس
۲. امیر :۔ جناب قاری نعمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ۔
۳. نائب امیر :۔ جناب حضرت مولانا غلام رسول صاحب خطیب ۔
۴. ناظم :۔ محمد ابراہیم صاحب منیاری فروش
۵. نائب ناظم :۔ راؤ محمد اقبال صاحب
۶. خزانچی :۔ جناب صوفی محمد حنیف صاحب

انتخاب جمعیت علماء اسلام چاہ منڈھیا نوالہ رکھہ ملکہ ہانس

۱. امیر :۔ ۔ ۔ مولانا شیخ محمد صاحب بنجرہ
۲. نائب امیر :۔ جناب جیون خان صاحب
۳. ناظم :۔ ۔ ۔ چوہدری محمد صادق وٹو
۴. نائب :۔ حاجی رحمت اللہ صاحب بلوچ
۵. خزانچی :۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب امام مسجد

انتخاب شہر گوجرہ

سرپرست :۔ مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف والے ۔
نائب سرپرست :۔ ماسٹر فضل محمد اسلم
امیر :۔ ۔ ۔ ۔ حاجی حکیم بشیر محمد
نائب امیر ۱ :۔ ۔ رانا محمد صدیق
نائب امیر دوم :۔ حاجی عبدالرشید
ناظم اعلیٰ :۔ ۔ ۔ رانا احمد نواز
ناظم ۱ :۔ ۔ ۔ محمد ادیب
ناظم ۲ :۔ ۔ ۔ ۔ چراغ دین
خزانچی :۔ ۔ ۔ حاجی عبدالشکور
ناظم نشر و اشاعت :۔ حکیم اختیار احمد نوید
سالار :۔ ۔ ۔ ۔ گلزار احمد پہلوان
نائب سالار :۔ ۔ ۔ رانا محمد اشرف

انتخاب ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ شہر میں جمعیت علماء اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ضلعی انتخاب عمل میں آیا۔
امیر :۔ حضرت مولانا عبداللطیف شاہکوٹ
نائب امیر ۱ :۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی منڈی چوہڑکانہ ۔
نائب امیر ۲ :۔ ڈاکٹر عبدالحق تارڑ منڈی مریدکے ۔
نائب امیر ۳ :۔ ۔ راؤ عبدالسلام صاحب ننکانہ صاحب ۔
ناظم عمومی :۔ چوہدری محمد اسلم صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ۔
ناظم ع ۱ :۔ شیخ محمد حسین صاحب شیخوپورہ
ناظم ع ۲ :۔ ممتاز احمد قریشی منڈی چوہڑکانہ ۔
خازن :۔ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب شاہکوٹ
سالار :۔ شیخ عمر دراز صاحب شیخوپورہ

انتخاب سانگھڑ

امیر :۔ جناب حاجی عبدالمجید ایڈووکیٹ
نائب امیر :۔ ۔ جناب غلام قادر صاحب
نائب امیر دوئم :۔ ۔ جناب بابو حاکم علی قریشی صاحب ۔
ناظم اعلیٰ :۔ جناب محمد طفیل صاحب
ناظم :۔ جناب برکت علی صاحب
ناظم نشر و اشاعت :۔ عبدالحفیظ ؍؍
خزانچی :۔ جناب حافظ محمد علی صاحب
سالار :۔ جناب حکیم بشیر احمد صاحب
ناظم دفتر :۔ جناب محمد سلیم قریشی

تعزیتی اجلاس

جھنگ :۔ جمعیت علماء اسلام واصو آستانہ کا اجلاس زیر صدارت ملک غوث محمد صاحب صدر جمعیت علماء اسلام واسو آستانہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں حافظ محمد نواز صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام واصو آستانہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور قرآن خوانی بھی کی گئی۔

انتخاب چیچہ وطنی

۱. سرپرست :۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری ۔
۲. معاون سرپرست :۔ قاری عبدالجلیل ۔
۳. صدر :۔ چوہدری محمد حسین باجوہ صاحب
۴. نائب صدر اول :۔ حافظ عبدالغنی صاحب
۵. نائب دوم :۔ مولانا محمد ارشاد ؍؍
۶. جنرل سیکرٹری :۔ صوفی نصیر احمد چیمہ
۷. سیکرٹری ع ۱ :۔ شیخ غلام محمد بشیر احمد صاحب
۸. سیکرٹری ع ۲ :۔ محمد یسین صاحب
۹. خازن :۔ ۔ ۔ حافظ عبدالرشید ؍؍
۱۰. نائب خازن :۔ شیخ مختار احمد ؍؍
۱۱. ناظم نشر و اشاعت :۔ محمد اعجاز خان پراچہ
۱۲. سالار اول :۔ صوفی محمد خالد صاحب
۱۳. سالار :۔ شیخ جمیل احمد صاحب

طلباء کی سرگرمیاں — محمد ادریس

نوجوان عالم اسلام میں اُبھرنے والی تحریکات کی قیادت سنبھالنے کا حوصلہ پیدا کریں

نائب سعودی سفیر ناصر الراجح کا کوئٹہ کنونشن سے خطاب

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے تاریخی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے نائب سعودی سفیر ناصر الراجح نے کہا کہ اسلامی اقدار اور اسلامی قوانین کے سلسلہ میں طلبہ کا جذبہ لائق تحسین ہے جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے پیش کئے گئے سپاسنامہ کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نوجوان عالم اسلام میں ابھرنے والی تحریکات کی قیادت سنبھالنے کا حوصلہ پیدا کریں اور اپنی ذہنی و فکری اصلاح کے لئے علماء حق کے قریب ہوں تاکہ مستقبل کی ذمہ داریوں سے اچھی طرح عہدہ برآ ہو سکیں۔

جمعیت طلباء اسلام بلوچستان کے عظیم الشان کنونشن میں ملک کے کونے کونے سے تقریباً تین ہزار طلبہ شریک ہوئے کنونشن کی مختلف نشستوں مولانا محمد اجمل خان مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبد الواحد، میاں محمد عارف ایڈووکیٹ، جمعیت طلباء اسلام کے مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان کے علاوہ ظہور میر، عبد الغفور حیدری، نذیر احمد بفضوار اور دیگر طالب علم راہنماؤں نے خطاب کیا۔

اعلان کوئٹہ

کوئٹہ کنونشن کے اختتام کے موقع پر جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے اعلان کوئٹہ کے نام سے مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے ایک اعلان جاری کیا۔ جس میں کہا گیا کہ جمعیت طلباء اسلام کا یہ عظیم الشان نمائندہ کنونشن ملک کی مجموعی صورت پر قطعی عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ برطانوی دور کی یادگار بیورو کریسی کی مسلسل سازشوں اور گروہی مفادات پر مبنی پالیسیوں کے باعث ہمارا ملک آزادی حاصل کرنے کے بعد اب تک حقیقی مقاصد سے دور ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں مقاصد پاکستان سے انحراف کر کے وطن عزیز کی آزادی کے لئے بے پناہ قربانیاں دینے والے عظیم مجاہدین اور شہداء کے خون سے مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ فرنگی دور کا نظام تعلیم اپنی تمام تر پالیسیوں سمیت آج بھی کار فرما ہے اور اس میں قومی اور دینی بنیادوں پر کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی۔ لادین عناصر غیر اسلامی نظریات اور بیرونی افکار کی ترویج کے لئے سرگرم عمل ہیں خصوصاً بلوچستان میں کمیونسٹوں کی ملک و ملت کے خلاف درپردہ اور برسر عام سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ اسلام کے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں سرخ کتابوں اور پمفلٹوں کی تقسیم دھڑا دھڑ جاری ہے فرقہ پرست قوم پرست عناصر اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ ان حالات میں تحریک ولی اللّٰہی اور قافلہ علماء حق سے تعلق رکھنے والے طلبہ کا یہ عظیم اجتماع اس امر کا اعلان ضروری سمجھتا ہے کہ ہم طلباء نامساعد حالات اور بے سروسامانی کے باوجود امام ولی اللہ دہلویؒ، سید مدنیؒ مولانا عبید اللہ سندھیؒ، اور حضرت احمد لاہوریؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کے حقیقی اور مکمل نفاذ کی منزل کی طرف پیش رفت جاری رکھیں گے۔ اور ان تمام عناصر کا پوری قوت و ہمت اور عزم و استقلال کے ساتھ جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر کے قوم کے مستقبل اور ملکی سالمیت سے کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں مقابلہ کریں گے۔

اجلاس مرکزی مجلس عمومی اور فیصلے

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس منہ زیارت میں ہوا جس میں پالیسی اور لائحہ عمل پر خاصی بحث کی گئی اور اعلان کوئٹہ کو مرکزی پالیسی کا بنیادی حصہ قرار دیا گیا اس کے علاوہ درج ذیل نکات پر مرکزی پالیسی کی اساس قائم کی گئی۔

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ کی تحریک اور حضرت عبید اللہ سندھیؒ کے انقلابی معاشی پروگرام کو ملکی مشکلات کا واحد حل قرار دیتے ہوئے طے پایا کہ اس کی اشاعت کی جائے اور ان کے پروگرام کو ہر سطح پر متعارف کرا کے کمیونزم اور سوشلزم کے دروازے بند کر دیئے جائیں

۲۔ موجودہ نظام تعلیم سامراج کا پیدا کردہ ہے اور طلبہ کی مشکلات کو حل نہیں کر پاتا لہذا اس سرمایہ دارانہ ذہنیت سے مغلوب نظام تعلیم کو ختم کر کے پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں

مرکزی صدر جاوید ابراہیم پراچہ عمرہ کیلئے جا رہے ہیں

جمیعتہ طلبا اسلام کے مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ ۱۰ اگست بمطابق ۱۶ رمضان کو عمرہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں. ان کی عدم موجودگی میں قائم مقام صدر کے فرائض نور احمد سندھی انجام دیں گے

(جمیعتہ طلباء اسلام پاکستان)

اضافے، اور نظام تعلیم کو اسلامی، فنی خطوط پر استوار کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ طلبا مستقبل کی پریشانیوں سے بے نیاز ہو کر ملک اور اسلام کی مخلصانہ طور پر خدمت کر سکیں۔

۳۔ بیرونی طاقتیں تعلیمی اداروں میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ لادین لٹریچر کی بھرمار سے ملحدانہ نظریات پھیلا رہی ہیں۔ اس کا علمی اور ٹھوس بنیادوں پر مقابلہ کرنے کے لئے جمیعت طلباء اسلام کے شعبہ نشر و اشاعت کا ایک خصوصی سیل قائم کیا جائے گا۔

۴۔ طے کیا گیا کہ جمیعت طلباء اسلام پاکستان کے اراکین اپنے کردار عمل اور دستور و پروگرام کی روشنی میں تعلیمی اداروں میں اسلام کے صحیح عقاید و نظریات کا پرچار کریں گے اور ملحدانہ نظریات کے خاتمہ کے لئے مسلم طلبہ میں جہاد اسلامی کے جذبہ کے تحت ملکی دفاع اور ملی اتحاد کے لئے کام کریں گے۔

۵۔ جمیعت طلباء اسلام کے کارکن اخلاقی تربیت اور فکری اصلاح کے لئے جدوجہد کے علاوہ طلبہ کے تعلیمی مسائل کو آئین و قانون اور ضابطہ اخلاق کے اندر رہتے ہوئے فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

۶۔ مدارس عربیہ اور جدید علوم حاصل کرنے والے طلباء میں فرنگی سامراج کی پیدا کردہ تفریق ختم کر کے متحدہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کو تیز تر کیا جائے گا اور مدارس عربیہ کے طلبا کو یونیورسٹی اور کالجز کے طلبا کے حقوق کے مساوی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔

لائحہ عمل

۱۔ مندرجہ بالا پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے تعلیمی اداروں میں مذاکرے منعقد کئے جائیں اور تمام ممکن تدابیر عمل میں لائی جائیں

۲۔ صوبوں اور اضلاع کی سطح پر عہدیداران اپنی شاخوں اور حلقوں سے فوری رابطہ کر کے تنظیم کو مضبوط بنیادوں پر منظم کرنے کی سعی کی جائے۔

۳۔ بلوچستان کے مخصوص حالات کے پیش نظر مرکزی نمائندہ کی نگرانی میں صوبائی عاملہ دورہ کرے گی اور اکتوبر میں مرکز کو تفصیلی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

۴۔ سرحد، پنجاب اور سندھ میں صوبائی کنونشنز منعقد کئے جائیں گے۔

سانحۂ ارتحال

گذشتہ روز جمیعت طلباء اسلام کے مرکزی ناظم جناب ڈاکٹر اعظم چیمہ کے بڑے بھائی چوہدری غلام باری قضائے الٰہی سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمارے غمزدہ بھائی اور دیگر سوگواران کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

وحدت کالونی کا انتخاب

صدر 〃 〃 بختور شاہ
نائب 〃 〃 عبدالرزاق
جنرل سیکرٹری 〃 جمیل الرحمٰن
جوائنٹ سیکرٹری 〃 سہیل احمد
سیکرٹری اطلاعات 〃 عبدالرشید
خازن 〃 احمداللہ

انتخاب کے بعد صدر بختور شاہ اور جنرل سیکرٹری جمیل الرحمٰن نے جمیعتہ طلبا اسلام پاکستان کے صدر جاوید پراچہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

جمیعتہ طلبا اسلام کے ایک دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنرل سیکرٹری حافظ جمیل الرحمٰن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے سینما گھروں کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔ اور ریڈیو، ٹی وی پر مذہبی اور اخلاقی پروگرام نشر کئے جائیں۔ گانوں اور گانوں کے ریکارڈوں پر پابندی عائد کی جائے انہوں نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا۔ رمضان المبارک بڑی برکت اور قرآن کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس میں مکمل نظام شریعت نافذ کیا جائے۔ اجلاس سے نائب صدر عبدالرزاق نے بھی خطاب کیا